فیضان وارثی

المعروف

زمزمہ قوالی

از تصنیف منیف موحد یکتا عاشق بیہمتا صاحب دل

فقیر کامل واقف رموز طریقت سرشار بادہ وحدت حقیقت

آگاہ جناب اوگھٹ شاہ صاحب وارثی متوطن

قصبہ بچھرایوں ضلع مرادآباد

بمعرفت جید برقی پریس دہلی میں چھپی

یا وارث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خیال کر کے جو میں نے دیکھا اسی کی صورت چمک رہی ہے
اسی کا نقشہ ہے چار جانب اسی کی رنگت دمک رہی ہے

تمہارے فیضِ قدم سے جاناں ہوا ہے سرسبز باغِ عالم
تمام اس گلشنِ جہاں میں تمہاری خوشبو مہک رہی ہے

نہ دور جائیگا چارہ سازِ عبث تمہاری ہے فکر و کوشش
کسی حسیں کی یہ نوکِ مژگاں ہمارے دل میں کھٹک رہی ہے

یہ باغِ عالم میں رنگ دیکھا کوئی ہے غمگیں کوئی ہے خنداں
کہیں ہے شورِ فغانِ قمری کہیں پہ بلبل چہک رہی ہے

عجب طرح کی یہ کشمکش ہے کہ ہم کو ہے انتظارِ جاناں
کمر کو باندھو اٹھاؤ بستر اجل سرہانے یہ بک رہی ہے

بسی گلوں میں اسی کی بو ہے پری وشوں میں اسی کی خو ہے
بتوں کے پردے میں دیکھ اوگھٹ اسی کی صورت جھلک رہی ہے

محبوبِ خدا سلطانِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم
صاحبِ قرآں اشرفِ آدم صلے اللہ علیہ وسلم

مخزنِ جود و منبعِ رحمت قلزمِ احساں بحرِ شفاعت
نیرِ عظمت افضل و اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

اطہر و اقدس سرور و سید ختمِ رسل محمود و محمد
صلے اللہ علیہ وسلم صلے اللہ علیہ وسلم

صاحبِ یٰسین مظہرِ رحماں صدر نشیں سرورِ ذیشاں
بدرِ منور نیرِ اعظم صلے اللہ علیہ وسلم

اے میرے ہادی اے میرے مولا اوگھٹ کی ہے اب تمنا
میری زباں پر ہو یہی ہر دم صلے اللہ علیہ وسلم

نورِ الٰہی اشرف و اطہر صلے اللہ علیہ وسلم
اقدس و افضل سید و سرور صلے اللہ علیہ وسلم

مظہرِ خالق مخبرِ صادق فخرِ رسل محبوبِ الٰہی
مصدرِ خوبی شافعِ محشر صلے اللہ علیہ وسلم

اشرفِ آدم فخرِ سلیماں غیرتِ یوسف رشکِ مسیحا
خضرِ زماں کونین کے رہبر صلے اللہ علیہ وسلم

مطلعِ رفعت مہرِ رسالت ہادی کامل ظلِ حمایت
مالکِ جنت ساقیِ کوثر صلے اللہ علیہ وسلم

اوگھٹ جوگی بنکے نکلنا احمد نام کی سمرن جپنا
لکھنا اپنی لوحِ جبیں پر صلے اللہ علیہ وسلم

خدا اس نام پر کیا خوب نامِ شیرِ یزداں ہے
بلاؤں سے رہے وہ حفظ میں جو طفلِ ناداں ہے

جواں نے جب کہا حیدر مہم پھر اسکی آساں ہے
مسن کہتا ہے دل میں یہ میری بخشش کا ساماں ہے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

علیؑ عالی علیؑ والی علیؑ کونین کا سرور
علیؑ ہے دستگیرِ خلق اور سب کا علیؑ یاور

علیؑ بچوں کا وارث ہے علیؑ پیروں کا ہے رہبر
جواں کا دل علیؑ کے نام سے بنتا ہے زور آور

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ثنا خواں ہے علیؑ کا خالقِ کونین قرآں میں
بچایا ہے علیؑ نے نوحؑ کی کشتی کو طوفاں میں

علیؑ امداد کو یوسفؑ کی پہونچے چاہ کنعان میں
حفاظت کی علیؑ نے ابنِ مریم کی بیابان میں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

علیؑ کا نام نامِ حضرتِ خلاقِ عالم ہے
علیؑ کا نامِ نامی زینتِ عرشِ معظم ہے
علیؑ کا نامِ زخمِ دل کے خاطر گویا مرہم ہے
علیؑ کا نام جس کو یاد ہے پھر کیا اُسے غم ہے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

مسِ طفل و جواں کو ہے قیامت گور کی منزل
جواں عصیاں کے ڈر سے طفل تاریکی سے ہے بیدل
مسافت راہ کی طے ہو نہیں ہے پر اس قابل
مگر اک یا علیؑ کہنے میں آساں ہوگی یہ منزل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

انیس و مونس و حامی علیؑ ہیں ناتوانوں کے
علیؑ کے لختِ دل حسنینؑ سرور ہیں جوانوں کے
علی اصغر امام و پیشوا ہیں بے زبانوں کے
اسی گھر کے ہیں سب نامور فدا ان حکمرانوں کے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

علیؑ ہے شافعِ محشر علیؑ ہے ساقیِ کوثر
علیؑ شاہِ ولایت ہے علیؑ سلطانِ بحر و بر
علیؑ مولائے عالم ہے علیؑ ہے نفسِ پیغمبرؐ
علیؑ حاجت روا طفل و جوان و پیر کا یاور

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

علیؑ کے نام سے اوگھٹ گدازِ زوار ہوتا ہے
علیؑ کا نام لینے سے بشر ابرار ہوتا ہے
علیؑ کے نام سے آتشکدہ گلزار ہوتا ہے
علیؑ کے نام سے بیڑا سبھوں کا پار ہوتا ہے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

مٹا کے ہستی جو بے نشاں ہو ملے اسی کو نشانِ وارث
یہی ہے ایماں کہ لامکاں ہے قسم خدا کی مکانِ وارث

کروں فدا کیوں نہ دین و ایماں خدائی ساری ہے زیرِ فرماں
لگا کے ٹھوکر جلائے مُردے خدا کی قدرت ہے شانِ وارث

فصیح باتوں میں ہے جو لذت نہیں شکر میں بھی یہ حلاوت
کہ روحِ سحباں ہو دنگ و ششدر اگرچہ سن لے بیانِ وارث

کسی کی بھاتی نہیں کہانی کوئی خوش آتا نہیں ہے قصہ
کسی کا سنتے نہیں فسانہ سوائے اک داستانِ وارث

نہیں ہے دیر و حرم سے مطلب کہ اپنا مشرب جدا ہے اوگھٹ
ہماری مسجد ہمارا کعبہ جہاں میں ہے آستانِ وارث

الٰہی جس دم لبوں پہ دم ہو زباں ہو صرف ثنائے وارث
کہ دل میں شوقِ وصالِ وارث ہو آنکھ محوِ لقائے وارث

جہاں میں اپنی نظر سے گذرے ہزاروں خوشرو حسین لاکھوں
مگر نہ دیکھی یہ شان و خوبی جدا ہے سب سے ادائے وارث

نہ پوچھ واعظ ہمارا مشرب نہیں ہے دیر و حرم سے مطلب
زمانہ گذرا جو کر کے بیٹھے ہیں دین و ایماں فدائے وارث

کہاں کا پردہ حجاب کیسا خدا بھی پوچھے تو صاف کہدیں
ہماری ملت ہے عشقِ وارث ہمارا ایماں ولائے وارث

جو سب کی مشکل میں کام آئے کرے غریبوں کی دستگیری

لگائے بیڑا جو یار اوگھٹ نہیں ہے کوئی سوائے وارث

وارثِ کون و مکاں تیرے سوا کوئی نہیں
خضر دیں کوئی نہیں اور پیشوا کوئی نہیں

لامکاں کہتے ہیں جس کو ہے وہ تیرا ہی مکاں
سچ کہا ہے تو ہی تو ہے اور خدا کوئی نہیں

مہ جبیں گذرے نظر سے سینکڑوں لاکھوں حسیں
پر ترا ہمسر جہاں میں مہ لقا کوئی نہیں

دیر و کعبہ کا تماشا دیکھکر باور ہوا
جز ترے کونین میں جلوہ نما کوئی نہیں

شمع و پروانہ میں ہے ایک ساں جلوہ ترا
دیدہ حق بیں سے لیکن دیکھتا کوئی نہیں

دو جہاں میں اپنے وارث کا سہارا ہی مجھے
اور تو اوگھٹ مرا مشکل کشا کوئی نہیں

شمع ایوانِ جہاں تیرے سوا کوئی نہیں
وارثِ کون و مکاں تیرے سوا کوئی نہیں

زینتِ عرشِ علا و رونقِ بستانِ دہر
زیبِ صدرِ لامکاں تیرے سوا کوئی نہیں

چارہ گر فریاد رس مشکل کشا غربا نواز
دستگیرِ بیکساں تیرے سوا کوئی نہیں

باعثِ آرام دل تقویتِ ہر خاص و عام
روحِ عالم جانِ جاں تیرے سوا کوئی نہیں

عالمِ سرِ خفی بینندۂ اعمالِ خلق
واقفِ رازِ نہاں تیرے سوا کوئی نہیں

مالکِ ہر جزو کل فرماں روا ذی مرتبت
ماہِ سپہرِ عز و شاں تیرے سوا کوئی نہیں

اوگھٹ ہے بیکس اس قدر حسرت ہے جسکی چارہ گر
غمخوار زیرِ آسماں تیرے سوا کوئی نہیں

نہ کیونکر ہو دل میں ولائے مدینہ
ہے مولا مرا مقتدائے مدینہ

دمِ نزع محشر میں جنت میں یارب
زباں پر ہو میری ثنائے مدینہ

نہیں غم اگر باغِ رضواں نہ دیکھوں
خدا مجھکو لیکن دکھائے مدینہ

بسے یوں نظر میں کہ پھر خواب میں بھی
نہ دیکھوں کبھی ماورائے مدینہ

زہے عزتِ ارضِ طیبہ کہ جس کی
قسم کھاتا ہے خود خدائے مدینہ

رہے گی مجھے یاد فردوس میں بھی
نہ بھولوں واعظ فرائے مدینہ

نہ حوروں کی حسرت نہ جنت کی خواہش
میرا دل ہے اوگھٹ فدائے مدینہ

آباد جنوں میں کروں صحرائے مدینہ
ہو جائے اگر الفت لیلائے مدینہ

یارب نہ لگے روضۂ رضواں میں مرا دل
گھبرا کے شب و روز کہوں ہائے مدینہ

پوچھیں گے نکیرین تو کہدوں گا یہ زاہد
ہے مالک و مولا میرا آقائے مدینہ

زاہد مجھے تا حشر خمار اس کا رہیگا
پی آیا ہوں میں ساغر صہبائے مدینہ

اوگھٹ نہ رہے پھر مجھے کونین کی خواہش
قسمت سے جو مسکن مرا ہو جائے مدینہ

زہے عزت و افتخار مدینہ
کرے خود خدا اقتدار مدینہ

کہیں بڑھ کے ہے جانفزا اور بہتر
بہار ارم سے بہار مدینہ

یہاں دفن ہونے سے پرسش نہیں پھر
خدا کو ہے یہ اعتبار مدینہ

خدا کے ہیں مقبول انصار حضرت
ہوئے کیا سے کیا جاں نثار مدینہ

کبھی باغ جنت سے وہ خوش نہونگے
ازل سے ہیں جو سوگوار مدینہ

ہزاروں کو گھایل کیا ہے نظر سے
ہے ناوک فگن شہسوار مدینہ

خدا ہند سے جلد اوگھٹ نکالے
دکھائے ہمیں پھر دیار مدینہ

کوئی بشر نہ جہاں میں ہو مبتلائے فراق
خدا کے قہر سے کچھ کم نہیں بلائے فراق

ہلاک دم میں جو انساں کو بے اجل کردے
نہ ایسا درد نہ غم ہے کوئی سوائے فراق

ہزار صدمے ہیں کم ایک ہجر کے غم سے
خدا کسی کے نہ دشمن کو بھی دکھائے فراق

کہیں بڑی ہے قیامت کے دن سے ہجر کی شب
کوئی بیان نہیں کر سکتا انتہائے فراق

کلیجہ عاشقِ غمگیں کا روز کھاتا ہے
خدا نے کی ہے مقرر یہی غذائے فراق

سوائے شربتِ دیدار یار اے اوگھٹ
جہاں میں اور نہیں ہے کوئی دوائے فراق

عشق رہبر ہی پیشوا ہے عشق
اپنی کشتی کا ناخدا ہے عشق
عشق کیا ہے یہ کوئی کیا جانے
حق یہ ہی رازِ کبریا ہے عشق
عشق رہتا ہی ساتھ عاشق کے
کون کہتا ہی بیوفا ہے عشق
عشق ہی زیبِ صدرِ کون و مکاں
اور سلطان دوسرا ہے عشق

عشق کو کوئی کچھ کہے اوگھٹ
پر ہمارا تو رہنما ہے عشق

جب خیال آیا مجھے تیرے رخِ پرنور کا
پھر گیا نقشہ مری آنکھوں میں شمعِ طور کا
آبلے پڑنے لگے پائے خیال و فکر میں
ہے یہ عالم آتشِ غم سے دلِ محرور کا
اک نظر میں جس نے لاکھوں کو کیا بیہوش و مست
دیکھنے والا ہوں میں اُس نرگسِ مخمور کا
خرملال و حزن و اندوہ و ہراس و درد و غم
اور کوئی اب نہیں مونس دلِ رنجور کا

فخر یہ ہے میں شہ وارث کے در کا ہوں فقیر
مرتبہ اوگھٹ نہیں جو قیصر و فغفور کا

یہ دل ہے وہ مکاں جو لامکاں والے کی منزل ہے
وہ لیلیٰ ہے اسی میں یہ اسی لیلےٰ کا محمل ہے

(۲)

نہ خوش آتا ہے صحرا اور نہ دل بستی میں لگتا ہے
یہ کیسی کشمکش میں جان ہے اور کیسی مشکل ہے
یہی دیکھا تماشا جا کے ہم نے بزمِ جاناں میں
کہیں لاشہ تڑپتا ہے کسی جا رقص بسمل ہے

جسے دیکھا اُسے گھائل کیا ہے چشم جاناں نے
بچے گی جان کیونکر آنکھ بھی قاتل کی قاتل ہے

ہمیشہ ہم بغل وہ رشک لیلیٰ ہے تصور میں
مری آغوش گویا اے جنوں آغوش محمل ہے

کیا بے گھاٹ ہے اوگھٹ جنابِ شاہ وارث نے
سمجھ میں خود نہیں آتی ہے ایسی اپنی منزل ہے

تیری محفل میں یہ جانانہ دیکھا
جسے دیکھا اُسے پروانہ دیکھا

کسی پردہ نشیں کی جستجو میں
کبھی کعبہ کبھی بتخانہ دیکھا

کرامت یہ بھی ہے پیرِ مغاں کی
کہ زاہد نے درِ میخانہ دیکھا

یہ گبر و شیخ کے مذہب میں کب ہے
جو لطفِ مشربِ رندانہ دیکھا

ہوئے سرشار و بیخود شیخ صاحب
کہو فیضِ درِ میخانہ دیکھا

خدا شاہد ہے سچ کہتا ہوں زاہد
بتوں میں جلوۂ جانانہ دیکھا

اُسی کو ہر جگہ مہمان پایا
اُسی کو ہم نے صاحبِ خانہ دیکھا

رہی حسرت نہ سیرِ لامکاں کی
شہ وارث کا جب کاشانہ دیکھا

خفا ہونے میں بھی اُس گل کے اوگھٹ
عجب اک نازِ معشوقانہ دیکھا

کریں آہ و فغاں پھوڑیں پھپولے اس طرح دل کے
ارادہ ہے کہ روئیں عید کے دن بھی گلے مل کے

تماشے دیکھتے ہیں آج کل وہ رقصِ بسمل کے
سُنے ہم نے بھی غیروں سے یہ قصے انکی محفل کے

کہانی میں تسلسل ہے نہ موزوں ہے کوئی قصہ

فسانے بھی پریشاں ہیں ہمارے مضطرب دل کے
کریں کیا غیر سے تکرار وہ نااہل و ناداں ہے
جو عاقل ہیں وہ مُنہ لگتے نہیں بے مغز و جاہل کے

جگہ رونے کی ہے مدہوش پاکر باغِ عالم میں
مری غفلت پہ یہ غنچے بھی اب ہنستے ہیں کھل کھل کے

پریشاں کیوں نہ ہو دُکھتا ہوا دل سیرِ گلشن سے
کہ اہلِ درد سن سکتے نہیں نالے عنادل کے

یہ بولا دیکھکر آئینہ مجھ سے وہ مرا خود ہیں
کہو خوشرو جہاں میں اور ہیں میرے مقابل کے

بلایا پہلے مقتل میں کیا ہے ذبح خود مجھکو
قیامت تک نہ بھولوں گا یہ احساں اپنے قاتل کے

رُخِ جانانہ پرتو فگن ہے روز و شب یکساں
ہم اے کبک دری عاشق ہیں ایسے ماہِ کامل کے

تجھے مشکل کشا سمجھوں نہ کیونکر اے مرے وارث
ترے ہاتھوں سے حل ہوتے ہیں عقدے میری مشکل کے

غم و رنج و الم کا سامنا **اوگھٹ** نہ کیونکر ہو
کہ راہِ عشق میں یہ مرحلے ہیں پہلی منزل کے

جہاں میں جہاں جس کو ہم دیکھتے ہیں
تمہیں کو تمہاری قسم دیکھتے ہیں

طلب گار تیرے بچشمِ حقیقت
تماشائے دیر و حرم دیکھتے ہیں

برابر ہیں گبر و مسلمان ہم کو
زیادہ کسی کو نہ کم دیکھتے ہیں

ترے عاشقوں کو نہ دوزخ کا ڈر ہے
نہ حسرت سے سوئے ارم دیکھتے ہیں

طبیبوں نے سمجھا ہے کیا یہ تماشا
میری نبض کیوں دم بدم دیکھتے ہیں

نہیں بند ہے باب احسان وارث
ہم اُن کا برابر کرم دیکھتے ہیں

لڑی ہے کسی گل سے کیا آنکھ اوگھٹ
تمہیں مضطر و چشم نم دیکھتے ہیں

میرے مرجبیں نے بصد ادا جو نقاب رُخ سے اُٹھا دیا
جو سنا نہ تھا کبھی ہوش میں وہ تماشا مجھکو دکھا دیا

ملا شب جو خواب میں وہ حسیں یہ کہا تھا نکلیں گی حسرتیں
پہ جفا یہ باد سحر نے کی چلی یوں کہ مجھکو جگا دیا

میں اگرچہ خاک میں مل چکا مگر اُن کے دل میں غبار تھا
کہ نشانِ قبر بھی ڈھونڈ کر مرے سنگدل نے مٹا دیا

چھٹے قید دیر و حرم سے ہم ہوئے خواب وہ جو خیال تھے
مجھے ساقیائے بیخودی کا وہ جام تو نے پلا دیا

تجھے دیکھا او بتِ خوش ادا پھری آنکھ ساری خدائی سے
وہ جو یاد رہتی تھیں صورتیں انہیں صاف دل سے بھلا دیا

میں وہ مرغ خانہ خراب ہوں کہ چمن قفس کا ہی ذکر کیا
لیا گر حسینوں نے مول بھی مجھے صدقہ کر کے اوڑا دیا

مرا اگرچہ اوگھٹ نام ہے پہ کرم ہے وارث پاک کا
زہے شان دم میں غنی کیا کہ گدا سے شاہ بنا دیا

بوسۂ رُخ کا جو میں سائل ہوا
ہنس کے بولے تو بھی اس قابل ہوا

شہر جو ٹا خانہ ویرانی ہوئی
عاشقی میں یہ ہمیں حاصل ہوا

ناوکِ مژگانِ جاناں دیکھکر
چھن گیا سینہ جگر گھائل ہوا

جس کی گنجائش نہ ہو کونین میں
اس کے رہنے کا مکاں یہ دل ہوا

بن کے آدم اپنے نظارہ کو خود
جلوہ فرما وہ مہ کامل ہوا

جس کے حامی حضرتِ وارث ہوئے
حل اسی کا عقدۂ مشکل ہوا

سن کے اوگھٹ کی فغاں بولا وہ بت
اسپہ کیا قہرِ خدا نازل ہوا

جس کو دیکھا کشتۂ اندازِ معشوقانہ ہے
جو تیری محفل میں ہے اے شمع و پروانہ ہے

ہر گدا میں اس گلی کے شوکتِ شاہانہ ہے
رشک دارا ہے جو دربانِ درِ جانانہ ہے

ذکرِ عشق و عاشقی سنکر وہ بولا بدگماں
سب یہ باتیں ہیں بناوٹ کی فقط افسانہ ہے

ہم رہیں صحرا میں اور درد و الم دل میں رہیں
ہم مسافر ہیں ہمارا دل مسافر خانہ ہے

کفر اور اسلام سے واعظ نہیں مجھکو غرض
دین و ایماں عشق ہے ملت مری بتخانہ ہے

کیوں تصور ان بتوں کا دل میں رہتا ہے مرے
یا الٰہی دل ہے میرا یا کوئی بتخانہ ہے

شیخ کو کعبہ مبارک برہمن کو بتکدہ
رند ہوں زاہد مجھے کافی درِ میخانہ ہے

سنکے فریاد و فغاں میری وہ بولا سنگدل
کون روتا ہے یہ کس کی آہ بیتابانہ ہے

اٹھ کے ہم کو تھام لے محفل میں وہ مخمورِ ناز
اس تمنا پر یہ اپنی لغزشِ مستانہ ہے

جس کو دیکھا شاہ وارث نے ہوا بیہوش و مست
آنکھ ہے یا بادۂ وحدت کا یہ پیمانہ ہے

سینہ کوبی دیکھکر اوگھٹ کی بولا وہ حسیں
یہ کوئی سودائی ہے خبطی ہے یا دیوانہ ہے

ایک خوشرو سے محبت ہو گئی
دل لگی کی اچھی صورت ہو گئی

لاکھ پردہ کیجئے ہوتا ہے کیا
آپ کی ظاہر حقیقت ہو گئی

عشق بازی میں یہ آزادی ملی
دین و دنیا سے فراغت ہو گئی

سنتے ہیں واعظ کی میخانہ میں آج
رہن دستارِ فضیلت ہو گئی

بت پرستی کی خدا کو چھوڑ کر
کیسی الٹی اپنی قسمت ہو گئی

ہم کو کیا خوشرو جہاں میں لاکھ ہوں
ہو گئی جس سے محبت ہو گئی

لگ گئی کس کی خدا جانے نظر
کیسی برہم اپنی صحبت ہو گئی

اس کا بحر غم سے بیڑا پار ہے
جس پہ وارث کی عنایت ہو گئی

اب گلے مل جاؤ اوگھٹ پیار سے
ہو چکا شکوہ شکایت ہو گئی

رہا نہ ہوش کیا عشق میں یہ کیا ہمنے
بتوں کو سجدہ کیا جان کر خدا ہمنے

ہزار حیف نہیں کچھ خطر کہ روز الست
اسی زباں سے کہا تھا بلا بلا ہمنے

بتوں کا عشق ہوا جب نصیب اے واعظ
کہ مدتوں کیا پہلے خدا خدا ہمنے

تمہیں تو آ گئے دو دن میں جور و ظلم و ستم
تمام عمر میں سیکھی ہے اک وفا ہمنے

سنا ہے کہتا تھا اوگھٹ کہ دین و ایماں بھی
نثار حضرتِ وارث پہ کر دیا ہم نے

ذرا سنتا نہیں کہنا کسی کا
دلِ ناداں کو ہے سودا کسی کا

حسینوں کو جہاں میں کون پوچھے
زمانہ ہو گیا شیدا کسی کا

حرم میں بتکدہ میں ہمکو واعظ
نظر آتا ہے اک جلوہ کسی کا

خدا شاہد نہیں تقصیر میری
ہوا دل خود بخود بندہ کسی کا

سنا ہے آج کل دیر و حرم میں
ہوا کرتا ہے پھر چرچا کسی کا

تصور میں سدا رہتا ہے اوگھٹ
قدِ بالا رخِ زیبا کسی کا

سوئے کعبہ یا سوئے کوئے بتاں لیجائیگا
سچ بتا جوشِ جنوں مجھکو کہاں لیجائیگا

جائینگے ملکِ عدم کو دین و ایماں چھوڑ کر
سر پہ اپنے کون یہ بارِ گراں لیجائیگا

ہے یقیں اس دل کے ہاتھوں جان اک دن جائیگی
کھینچ کر مقتل میں بحرِ امتحاں لیجائیگا

خود ارادہ بتکدہ کا ہے نہ کعبہ کی ہوس
جائیں گے واعظ جہاں پیرِ مغاں لیجائیگا

چھوڑ کر بسمل گیا بے رحم یہ سمجھا نہ ہائے
دل میں ارمانِ شہادت نیمجاں لیجائیگا

کوئے جاناں بھی چھوڑا یا خانہ ویرانی کے بعد
دیکھنا ہے اب کہاں یہ آسماں لیجائیگا

آئے تھے اوگھٹ جہاں میں ٹھوکریں کھانیکو ہم
جائیں گے یہ آب و دانہ اب جہاں لیجائیگا

شیخ نے کی رہن مے دستار آج
مل گیا رندوں میں یہ ابرار آج

خواب میں دیکھا ہے روئے یار آج
بخت خفتہ ہوگیا بیدار آج

شام کو آئے گا وہ بالائے بام
صبح سے بیٹھیں پسِ دیوار آج

کل ہی دیکھے تھے لبِ جاں بخش یار
ہوگیا اچھا دلِ بیمار آج

دیکھ لیں گر اس کو شیخ و برہمن
توڑ ڈالیں سبحہ و زنار آج

کس کا ہے گا امتحاں کھلتا نہیں
باندھ کر نکلا ہے وہ تلوار آج

المدد اے وارثِ عالم پناہ
کیجئے اوگھٹ کا بیڑا پار آج

دل کا عالم عاشقی میں کیا کہوں کیا ہوگیا
رنج سہتے سہتے پتھر کا کلیجہ ہوگیا

چین اک دن بھی نہ پایا فراقِ یار میں
وحشتِ دل کم ہوئی تھی کچھ کہ سودا ہوگیا

گر پڑے غش کھا کے عاشق اور مرے جی اٹھے
دو قدم جب وہ چلے یہ حشر برپا ہوگیا

ہوگئے ہم صورتِ دیوار اس کو دیکھکر
کوچۂ جاناں میں کل اپنا یہ نقشا ہوگیا

حال سن کے یار کا آئی تنِ بیجاں میں جاں
نامہ بر میرے لئے گویا مسیحا ہوگیا

سیر کرنے بام پر آیا جو وہ پردہ نشیں
سارا عالم دیکھکر محوِ تماشا ہوگیا

ذکر اپنا آجکل سنتے ہیں اوگھٹ ہر کہیں
اپنی بربادی کا بھی مشہور قصا ہوگیا

شرم کیسی فقط بہانہ تھا
دیکھکر مجھکو منہ چھپانا تھا

شیخ فردوس جس کو کہتا ہے
وہی اپنا غریب خانہ تھا

کیوں نہ آتے عدم سے دنیا میں
یہ جو قسمت میں آب و دانہ تھا

یاد آتے ہیں وہ شباب کے دن
ہائے کیا وقت کیا زمانہ تھا

بعد مردن بھی ہجر کا غم ہے
ہم نے مرنا وصال جانا تھا

جو محبت کو دل لگی سمجھے
اس سے بیکار دل لگانا تھا

غیر کے ساتھ اس لئے آئے
قبر میں بھی ہمیں جلانا تھا

گھر میں اللہ کے یہ رہتے تھے
ان بتوں کا بھی اک زمانا تھا

دی جگہ در پہ شاہ وارث نے
ورنہ اوگھٹ کہاں ٹھکانا تھا

تجھی کو جانِ جاں دیر و حرم میں جلوہ گر دیکھا
تو ہی ہر جا نظر آیا جہاں دیکھا جدھر دیکھا

کوئی زہرہ جبیں دیکھا کوئی رشکِ قمر دیکھا
سراپا خوش ادا لیکن تجھی کو سیمبر دیکھا

یہ تیری آنکھ ہے یا بادۂ وحدت کا ساغر ہے
ہوا بیہوش و بیخود جس کو تو نے اک نظر دیکھا

لحد تک بھی نہ چھوڑا میرا پیچھا درد دل تو نے
نہ ایسا ساتھ دینے والا میں نے عمر بھر دیکھا

سنا ہے شیخ جی آئے ہیں کعبہ سے چلو پوچھیں
نظر آیا خدا بھی یا خدا کا خالی گھر دیکھا

یہ آنکھیں پھوٹ جائیں گر کسی کو اک نظر دیکھیں
تمہیں دیکھا کریں گی اور تمہیں کو عمر بھر دیکھا

زیارت کی کسی نے دیر کی کعبہ گیا کوئی
ہم اپنے گھر سے جب اوگھٹ چلے وارث کا در دیکھا

دیکھکر اس بت کو سکتا کیوں نہو
اک جہاں محوِ تماشا کیوں نہو

دیکھتے ہیں دیکھنے والے تمہیں
کوئی صورت کوئی نقشا کیوں نہو

جس نے چھوڑا دین و دنیا کا خیال
دونوں عالم میں وہ یکتا کیوں نہو

راز افشا کر دیا منصور نے
جا بجا اب اس کا چرچا کیوں نہو

کھل گئی اپنی حقیقت جس کو وہ
جز سے کل قطرہ سے دریا کیوں نہو

جس نے دیکھا چشم حق بیں سے تمہیں
وہ تمہارا دل سے بندہ کیوں نہو

آدمی اوگھٹ سا ہووے بت پرست
اس کی قسمت میں لکھا تھا کیوں نہ ہو

ابرو نے چشم ناز نے مژگانِ یار نے
گھائل کیا مجھے انہیں دو تین چار نے

واعظ غرض یہ تھی کہ درِ بتکدہ پہ ہم
در پردہ کل گئے تھے کسی کو پکارنے

عاشق ہزاروں صورتِ پروانہ گر پڑے
الٹی نقاب رخ سے جو محفل میں یار نے

سودا رہا کہ عشقِ بتاں میں ہے فائدہ
ہم کو کیا تباہ اسی کاروبار نے

کیوں بار بار جائیں نہ ہم کوئے یار میں
مجبور کر دیا ہے دلِ بیقرار نے

لازم نہیں تو تمہیں دعوئے خدائی کا
پیدا کیا ہے اس لئے کیا کردگار نے

مجبور ہو کے بیٹھ رہے کوئے یار میں
ہم کو جواب دیدیا جب اختیار نے

دل بہرِ نذر یار کے آگے جو لے گئے
بولا کہ آپ لائے ہیں صدقہ اتارنے

صحرا میں ٹھیرے اور کبھی دشت میں پھرے
ہم کو دکھائی سیر یہ فصلِ بہار نے

اوگھٹ غرور کیوں نہ بتوں کو ہو اس قدر
اُن کو حسیں بنایا ہے پروردگار نے

گلی میں اُس ترکِ مہ جبیں کے عجیب یہ انقلاب دیکھا
نمازِ ہندو کو پڑھتے واعظ کو ہم نے پیتے شراب دیکھا

غنی ہے وہ مست نازِ میرا ہے اس کی سرکار لاؤ بالی
کبھی کرم ہے کسی پہ بیحد کبھی کسی پر عتاب دیکھا

اکیلے ہم ہیں اندھیرے گھر میں نہ فرش ہے اور نہ کوئی یاور

جو آنکھ جھپکی بھی ہجر کی شب تو یہ پریشان خواب دیکھا
ملا یہ عشقِ بتاں کا ثمرہ کہ ٹھوکریں کھائیں چین کھویا
ابھی قیامت کا ڈر الگ ہے یہ جیتے جی یہ عذاب دیکھا
اکیلا بیٹھا تھا میرا یوسف کہ چھپ کے غیروں سے ہم بھی پہنچے
نصیب جاگے تو آج ہم نے بھی یار کو بے نقاب دیکھا
نگاہِ وارث نے سیکڑوں کو بنایا قطرہ سے پل میں دریا
نظر جو آتے تھے پہلے ذرّے انہیں کو پھر آفتاب دیکھا
لیا ہے جس دن سے نام الفت کہیں نہ دم بھر بھی چین پایا
کہ ہم نے اوگھٹ دلِ حزیں کو ہمیشہ پُر اضطراب دیکھا

سکھا مدت کے بعد عشقِ بتاں میں دھوکے اٹھا اٹھا کر
کہ آج سے دل دیا کریں گے ستم شعاروں کو آزما کر
نہ تھا مقدر میں شاد ہونا اسی کا غم ہے اسی کا رونا
کبھی ہماری طرف نہ دیکھا ہمارے خوش خو نے مسکرا کر
کوئی ہے تیغِ ادا کا گھائل کوئی ہے صورت پہ تیری مائل
کیا ہے عالم کو تو نے بسمل جمال اپنا دکھا دکھا کر
زیادہ سمجھا نہ مجھکو واعظ تیری نصیحت نہ میں سنوں گا
بھلا بتوں سے کروں کنارہ خدا خدا کر خدا خدا کر
تمہارا جلوہ ہے چار جانب تمہیں بتاؤ کہاں نہیں ہو
قسم خدا کی میں دیکھ آیا تمہیں کو دیر و حرم میں جا کر
لحد پہ آیا جو بعد مردن لگا کے ٹھوکر یہ بولا پُر فن
اسی یہ دعویٰ تھا عاشقی کا کہ بھاگے دنیا سے منہ چھپا کر

کہیں نہ اپنی یہ کیفیت ہو کہ شکل منصور بول اُٹھوں
کیا ہے متوالا تو نے ساقی شرابِ وحدت پلا پلا کر

کوئی ہے دیوانہ کوئی مجنوں تمام عالم ہے تیرا مفتوں
خدا بھی پچھتاتا ہوگا اے بت حسیں و خوشرو تجھے بنا کر

جمال وارث ہے ہم نے دیکھا لیا ہے بوسہ بھی سنگِ در کا
ہمارا کعبہ صنم کا گھر ہے طواف کرتا ہوں جس کا جا کر

نہ پوچھو للہ دین و ایماں ہوا ہوں بندہ میں ایک بت کا
ہمیشہ اوگھٹ کروں گا سجدہ اسی کو اپنا خدا بنا کر

ادا پر کوئی مرتا ہے کوئی مفتوں ہے چتون پر
ہزاروں کے گلے کٹتے ہیں انکی حسن و جوبن پر

ہمیں کو قتل کرتے ہیں ہمیں سے کہتے جاتے ہیں
رہیگا حشر تک یہ بارِ احساں تیری گردن پر

سمجھکر کیسِ مقتل میں اٹھایا پنجہ جس دم
لگے ہنسنے دہانِ زخم قاتل کے لڑکپن پر

ستم ایجاد ہے ظالم ادا سے قتل کرتا ہے
گلے ملتے ہیں کہدی تیغ ابرو میری گردن پر

یہ ڈر ہے داورِ محشر سے گر دادِ ستم چاہوں
خدا کو رحم آجائے نہ قاتل کے لڑکپن پر

رقیبوں کا مقدر کاش ملجاتا مجھے اوگھٹ
کبھی تو فاتحہ پڑھنے وہ آتے میرے مدفن پر

کہیں بھی ہیں لامکاں بھی ہیں ہیں
کسی بے نشاں کے نشاں بھی ہیں ہیں

ہیں سرِ مخفی ہیں ظہر و اظہر
عیاں بھی ہیں ہیں نہاں بھی ہیں ہیں

کہیں عشق ہیں اور کہیں شکل دلبر
کہیں عاشقِ نیم جاں بھی ہیں ہیں

ہیں مور ہیں اور ہیں ہیں سلیماں
قوی بھی ہیں ناتواں بھی ہیں ہیں

کہیں صورتِ عبد ہیں سجدہ کرتے
کہیں خالقِ انس و جاں بھی ہیں ہیں

ہیں شکلِ کثرت ہیں عینِ وحدت
چنیں بھی ہیں ہیں چناں بھی ہیں ہیں

ہیں لفظ ہیں اور ہیں اسکے معنی
زباں بھی ہیں ہیں بیاں بھی ہیں ہیں

برہمن بھی آواز ناقوس بھی ہم
موذن بھی ہم ہیں اذاں بھی ہیں ہیں

کہیں شکل آدم کہیں اسکے شیطاں
کہیں ہادی گمرہاں بھی ہیں ہیں

ہیں بت پرست اور ہیں بت شکن ہیں
ہیں بت ہیں محوے بتاں بھی ہیں ہیں

فنا و بقا کا بیاں کیا ہو اوگھٹ
نہیں بھی ہیں اور ہاں بھی ہیں ہیں

کیا اپنی حقیقت کہوں میں کون ہوں کیا ہوں
ظاہر میں تو بندہ ہوں میں باطن میں خدا ہوں

وہ جانِ جہاں مجھ میں ہے میں جلوہ ہوں اُس کا
یہ شان ہے خود قبلہ و خود قبلہ نما ہوں

میں کچھ نہیں سب کچھ ہوں نہ قادر ہوں نہ عاجز
حاکم بھی ہوں محکوم بھی اور سب سے جدا ہوں

گہ حُسنِ بتاں ہوں گہے بے صبرئے عاشق
گہ بانئے بیداد ہوں گہ اہلِ وفا ہوں

زیبا ہے نہ تشبیہ نہ تنزیہہ مجھی کو
آزاد ہوں اور قید تعین سے رہا ہوں

نے فقر کا دعوے ہے نہ ہوں لائقِ شاہی
لیکن میں درِ حضرتِ وارث کا گدا ہوں

ہیں معنی فی انفسکم جس پہ ہویدا
اوگھٹ وہ سمجھتا ہے کہ میں کون ہوں کیا ہوں

شعلۂ نار شرر بار بھی ہوں نور بھی ہوں

شوقِ دیدار بھی موسے ابھی ہوں اور طور بھی ہوں
قید انسان میں کبھی رہتا ہوں آزاد کبھی
گہ رگِ جاں کے قریب اور کبھی دور بھی ہوں
بانئے جور بھی ہوں اہلِ وفا بھی میں ہوں
شکل معشوق بھی ہوں عاشقِ رنجور بھی ہوں
خود انا الحق کہا خود قتل کا فتوے بھی دیا
قاضئ شرع بھی ہوں دار بھی منصور بھی ہوں
شادئ وصل بھی ادنے ہے کرشمہ میرا
ہجر میں باعثِ دردِ دل رنجور بھی ہوں
تیزئ ناوکِ مژگانِ بتاں بھی میں ہوں
جگرِ عاشقِ جانباز کا ناسور بھی ہوں
درِ وارث کا گدا یا مجے اوگھٹ کہو شاہ
شکل درویش بھی ہوں غیرتِ فغفور بھی ہوں

میں پرتوِ انوارِ خدا سرِ نہاں ہوں
عالم میں نشاں جس کا نہیں اسکا نشاں ہوں
صبرِ دلِ عاشق کی طرح ہوں کبھی مخفی
گہ صورتِ حسنِ رخِ معشوق عیاں ہوں
ہوں بزمِ شریعت میں کبھی صدر نشیں بھی
اور دیرِ برہمن میں کبھی محوِ بتاں ہوں
چلاتا ہوں بتخانہ میں گہ صورتِ ناقوس
ہوں شکل موذن کبھی آوازِ اذاں ہوں
واعظ کا ہوں پیرو کبھی زاہد کا مقلد
گہ رند ہوں اور معتقدِ پیرِ مغاں ہوں
جلاد بھی ہوں اور کبھی مظلوم کی صورت
ہوں زخمِ جگر اور کبھی نوکِ سناں ہوں

کی جس سے ہے اوگھٹ درِ وارث کی گدائی
وہ کیوں نہ کہے غیرتِ شاہانِ جہاں ہوں

عجب تفرقہ عشق بازی میں دیکھا
کہ ہم ہیں کہیں دل ہمارا کہیں ہے

عیاں جزو کل میں ہے جس کا جلوہ
میرے دل میں پوشیدہ وہ مہ جبیں ہے

کریں سیر کیوں بتکدہ کی نہ واعظ
وہاں کیا خدا کی خدائی نہیں ہے

بہانہ ہے یہ عرش اور لامکاں کا
حقیقت میں وہ میرے دل کا مکیں ہے

کیا جس نے یہ حال اوگھٹ ہمارا
جو دل لے گیا مفت وہ اک حسیں ہے

دل لیا ایماں لیا اور بے سروساماں کیا
یہ مرا کیسا بھرا گھر عشق نے ویراں کیا

یہ خدا کی مصلحت اس کی شکایت کیا کریں
دی بتوں کو اس نے دانائی ہمیں ناداں کیا

دین اور دنیا کے جھگڑے سے جو دی مجھکو نجات
یہ بڑا اے حضرتِ عشق آپ نے احساں کیا

عاشقوں کی پھر قضا آئی قیامت ہوگئی
پھر سمندِ ناز کو اس ترک نے جولاں کیا

دیکھئے رہتی ہے کل مقتل میں کس کی آبرو
آج پھر سفاک نے ہے نیمچہ بُراں کیا

اور اوگھٹ کیا تھا میرے پاس جو کرتا نثار
حضرتِ وارث پہ صدقے دین اور ایماں کیا

رہی یار آنکھوں میں حسرت یہی ہے
ہماری نماز اور عبادت یہی ہے

خدائی میں ہے یہ اسی بت کا جلوہ
کہ پردہ ہے سب اور حقیقت یہی ہے

کہا وہ ہی منصور نے مرتے مرتے
رہا حق زباں پر صداقت یہی ہے

رہے چشم نم دل ہو پہلو میں مضطر
سُنا ہے نشانِ محبت یہی ہے

مری قبر تک اس مرے دردِ دل نے
دیا ساتھ میرا رفاقت یہی ہے

حسیں جو نظر آیا اُس کو دیا دل
ہماری ہمیشہ سے عادت یہی ہے

درِ شاہ وارث پہ دم نکلے اوگھٹ
تمنا یہی اور حسرت یہی ہے

چلے ہیں گیسو سنوار کر وہ کہیں قیامت بپا کریں گے
کسی ہمارے سے بے خطا کو اسیرِ زلفِ دوتا کرینگے

بتوں سے واقف ہوں سنگدل ہیں کبھی نہ خوفِ خدا کرینگے
غرض کے بندے ہیں بے مروت یہ جب کرینگے دغا کرینگے

مریضِ الفت ہوں چارساز و اُٹھاؤ ہاتھ اب خدا پہ چھوڑو
لبوں پہ دم آیا دردِ دل کی طبیب اب کیا دوا کرینگے

یہ مانا خوشرو ہیں بے وفا بھی شعار جور و ستم ہے ان کا
مگر جو دل ہی نہ دیں گے ان کو تو پھر ہمارا یہ کیا کرینگے

وہاں ہمیں کس کا خوف ہوگا خیال آیا تو دیکھ لینا
سُنیں گے یوں سب بتوں کا شکوہ خدا سے روزِ جزا کرینگے

بدل کے بھیس اپنا اُس کی محفل میں شب کو اسواسطے چلینگے
کہ چپکے غیروں کے پیچھے بیٹھے ہم ان کی باتیں سنا کرینگے

بتوں کو اب یوں جلائیں گے ہم کرینگے ان کا لحاظ کبتک
انہیں دکھا کر انہیں کے آگے ہمیشہ یادِ خدا کرینگے

کیا ہے یہ عہد ان حسینوں کو دینگے سو بار دین و ایماں
مگر خدا کی قسم کسی کو کبھی نہ اب دل دیا کریں گے

سنا ہے اسلام چھوڑ دینگے بتونکی خاطر جناب اوگھٹ
یہ بات اچھی نہیں ہے اگر ایسا کرینگے برا کرینگے

وہ ہاتھ آئیں تیرے واعظ کہاں سے
جو بیعت کر چکے پیر مغاں سے

کرے وہ عشق کا دعویٰ زباں سے
نہ منہ موڑے جو تیغ امتحاں سے

ازل میں اور ابد میں فرق کیا ہے
وہیں جائیں گے آئے تھے جہاں سے

رسائی کیا ہو اس جانِ جہاں تک
ہے آگے جس کی منزل لامکاں سے

خودی چھوڑے مٹائے اپنی ہستی
کرے جو دوستی اس بے نشاں سے

خمِ ابرو پہ مفتوں ہو گیا دل
کیا اس نے مجھے گھائل کماں سے

ستم کب تک اٹھاؤں ان بتوں کے
جگر پتھر کا میں لاؤں کہاں سے

نہیں مقتل میں اس نے تیغ تولی
اٹھایا ہاتھ اپنا اس نے امتحاں سے

خدا کی بندگی اوگھٹ کریں اب
کہ دل گھبرا گیا جورِ بتاں سے

اے مہ جبیں کہاں ترا جلوہ عیاں نہیں
یہ سب ترے نشاں ہیں پتہ ترا نشاں نہیں

کعبہ میں کربلا میں کلیسا میں دیر میں
اس بے نشاں کو ہمنے بھی ڈھونڈا کہاں نہیں

اقرار روز کرتے ہو غیروں سے وصل کا
سیکھے ہو ایک میرے لئے جانِ جاں نہیں

کرتا ہے میرا وعدہ فراموش مجھکو یاد
بے وجہ آج آتی ہیں یہ ہچکیاں نہیں

منت سے پوچھا کیا نکروگے جفائیں کم
سفاک کس ڈھٹائی سے بولا کہ ہاں نہیں

شکوہ کجا شکایتِ غم کیجئے کیا مجال
اس کا یہ حکم ہے کہ ہلاؤ زباں نہیں

سچے تمہیں سہی میں برا ہوں برا اگر
مجھسا ملے گا بعد میرے مہرباں نہیں

واعظ بھلا حسینوں کی الفت ہی کیوں حرام
شاید خدا کی شان یہ حسنِ بتاں نہیں

اوگھٹ جہاں میں اب دل و دیں پوچھتا ہے کون
عاشق کا ان بتوں میں کوئی قدرداں نہیں

دیکھکر بانکی ادا اک بانکے بیداد کی
دل میں درد ایسا ہوا بیساختہ فریاد کی

ہم اٹھائیں ناز تمکو خوش کریں راضی کریں
تم نہ پوچھو بات بھی میرے دلِ ناشاد کی

آرزو تھی خاک بھی ہو کر نچھوڑیں کوئے دوست
تو نے اے بادِ صبا مٹی مری برباد کی

نخوت و خود بینی و کبر و غرور و سرکشی
ان حسینوں میں ہیں یہ سب خصلتیں شداد کی

نیند بھی کم آئی دیکھے خواب میں کوہسار بھی
جب کہانی رات کو ہم نے سنی فرہاد کی

ایک دن بھولے سے بھی یادِ خدا ہمنے نہ کی
ان بتوں کی عاشقی میں زندگی برباد کی

مشغلہ تھا اے جنوں یہ دشت اور کوہسار میں
تربتیں میں نے بنائیں قیس اور فرہاد کی

نیمچہ چھوٹا سا نازک ہاتھ اس پر کم سنی
زخم گر اوچھے لگے تو کیا خطا جلاد کی

داغِ دل زخمِ جگر سوزِ دروں اور آہِ سرد
لائے یہ دو چار سوغاتیں مراد آباد کی

کام بگڑے بن گئے مشکل سے چھٹکارا ہوا
حضرتِ وارث نے جب اوگھٹ میری امداد کی

پھر ہوئی حسرتِ دیدار خدا خیر کرے
پھر ہوا عشق کا آزار خدا خیر کرے

المدد عشق ابھی ہجر کی پہلی شب ہے
اور جینا ہوا دشوار خدا خیر کرے

دیکھکر بولے مجھے بہرِ عیادت جو وہ آئے
ہے بری صورتِ بیمار خدا خیر کرے

کس کو سودا ہو بلا آتی ہے کس پر دیکھیں
چلے بن ٹھن کے وہ بازار خدا خیر کرے

فصلِ گل زور پہ ہے دیکھئے پیش آتا ہے کیا
خواب میں دیکھے ہیں کوہسار خدا خیر کرے

نبض تو حسرت سے یہ کہتا ہے طبیب
اب شفا ہو گئی دشوار خدا خیر کرے

آج کچھ حضرتِ اوگھٹ کا ہے بدلا ہوا رنگ
عاشقانہ پڑھے اشعار خدا خیر کرے

یہی اب فیصلہ اے جنگ جو ہے
تیرا خنجر ہے اور میرا گلو ہے

ہوئے ہیں گھر سے بے گھر اس جنوں میں
مسکینِ لامکاں کی جستجو ہے

عیاں ہر رنگ میں ہے تیرا جلوہ
بسی ہر گل میں جاناں تیری بو ہے

نماز اپنی ہے بس تیرا تصور
تمہارے واسطے رونا وضو ہے

شہ وارث کا جلوہ دیکھ کر ہم
کہیں اوگھٹ نہ کیونکر تو ہی تو ہے

ہمیں اسی کی ہے شرم واعظ اسی سے کعبہ نہ جائینگے ہم
کہ عمر بھر کی ہے بت پرستی خدا کو کیا منہ دکھائیں گے ہم

شکایتِ ہجر دل کی الجھن جو زندگی بھر کی داستاں ہے
سنیں گے گر وہ کبھی کہانی یہی فسانہ سنائیں گے ہم

تجھے ہے حوروں کا شوق واعظ ہم ان بتوں پر ہیں جان دیتے
مذاق تیرا وہی رہے گا یہ وضع اپنی نبھائیں گے ہم

کہا یہ میں نے وفا ہے لازم کبھی نہ غیروں سے بات کرنا
وہ ہنس کے بولا یہ سب کریں گے مگر ہمیشہ ستائیں گے ہم

لحد پہ یا وقتِ نزع آنے کا یا کہ ہے وعدۂ قیامت
کہا تھا اس نے یہ وقت رخصت کہ تم نہ گھبرانا آئینگے ہم

کرے گا جب سر جدا وہ تن سے تڑپ کے قدموں پہ جان دینگے
کہ رقص بسمل کا مرتے دم بھی تماشا ان کو دکھائیں گے ہم

جو ایک بوسے کے بدلے کہتے ہو لیں گے ایمان یہ سند بری ہے
ڈرو خدا سے کہاں سے جا کر ہزاروں ایمان لائیں گے ہم

حلف اٹھا کر کہو یہ کہدیں کہ اب کریں گے نہ عشق بازی
مگر حسینوں کے سر کی واعظ قسم نہ بھولے سے کھائینگے ہم

سنا ہے غیروں کے آگے محفل میں خود کہا میرے بے وفا نے

ہمارا اوگھٹ خفا ہی ہم سے اب آج اُس کو منائینگے ہم

شیخ جی تشریف یوں بہرِ زیارت لیچلے
لب پہ توبہ ان بتوں کی دلمیں الفت لیچلے

لائے تھے ملکِ عدم سے ساتھ اپنے نقدِ دل
اب یہاں سے اُسکے بدلے داغ فرقت لیچلے

ضعف کافی ہے مجھے صحرا نوردی میں جنوں
کون اپنے سر پہ بارِ تابِ طاقت لے چلے

دین و ایماں نذر دیکے محفلِ جاناں سے ہم
دل کے دل ہی میں رہے ارماں یہ حسرت لیچلے

قتل کچھ عاشق ہوئے مقتل میں اُسکے ہاتھ سے
کچھ بھرے یاس اور شوقِ شہادت لیچلے

کچھ مزہ تنہائی میں صحرا نوردی کا نہیں
ہاں چلوں گر ساتھ اپنے جوشِ وحشت لیچلے

نکلا میخانہ سے جب اوگھٹ تو پوچھا شاہ جی
یہ بغل میں کیا دبائے آپ حضرت لے چلے

ایک

دیکے غم مہ جبیں عشرت کا ساماں لیچلا
دل مرا زخمی کیا اور دین و ایماں لیچلا

آن کر ملکِ عدم سے میں نے یہ سودا لیا
دل دیا اور اس جہاں سے عشقِ خوباں لیچلا

کل جہاں اس دل کے ہاتھوں سے ہوئی بیعزتی
آج پھر ہم کو اسی محفل میں ناداں لیچلا

سر مرا خود اُس نے کاٹا آکے تیغِ تیز سے
اپنی گردن پر ہیں قاتل کا احساں لیچلا

شاد اور بشاش میں آیا تھا بزمِ یار میں
جب چلا تو چشمِ نم اور سینہ بریاں لیچلا

کفر اب کعبہ میں بھی پھیلائیگا اوگھٹ ضرور
دل میں رکھ کر ان بتوں کو یہ بدایماں لیچلا

دل یہاں بھی مبتلائے زلفِ پیچاں ہوگیا
خانہ احباب بھی اوگھٹ کو زنداں ہوگیا

پھنس گیا دل ایک طفلِ مہ جبیں کے دام میں
جس کو ہم دانا سمجھتے تھے وہ ناداں ہوگیا

سب در و دیوار وحشتناک آتے ہیں نظر
ہمکو اے مجنوں ہمارا گھر بیاباں ہوگیا

وہ رہیں آنکھوں میں میری میں نہ دیکھوں غیر کو
یہ ہمارے اور اُن کے عہد و پیماں ہوگیا

سنگ بوسی کی حرم میں شیخ نے تو ہے ثواب
ہم اگر بوسہ بتوں کا لیں تو عصیاں ہوگیا

مصرعہ کا بازار گرما کر [illegible]

عشق کی نیرنگیاں ہیں شیخ تو سجدہ کرے
اور برہمن دیکھ اُس بُت کو مسلماں ہو گیا

جب کوئی سختی پڑی اور ہمنے یاد وارث کیا
کام جو مشکل نظر آتا تھا آساں ہو گیا

ہے خدا کی شان اوگھٹ سا مسلماں آدمی
ان بتوں کی یاد و الفت میں بد ایماں ہو گیا

وہاں وہ ہیں باغ ہے غیر ہیں بطِ مَی ہے جامِ شراب ہے
یہاں میں ہوں سوزِ فراق ہے مرا سینہ غم سے کباب ہے

وہ بلا کا شعبدہ باز ہے کہ عیاں ہے اور نہاں بھی ہے
یہ اُسی کا جلوہ ہے چار سو مگر اُس کے رُخ پہ نقاب ہے

غضب ہے دیر و حرم میں سب کریں سنگ بوسی تو ایک سی
یہ کہے ہے واعظ خود غرض وہ ثواب ہے یہ عذاب ہے

پھر اخالی ہاتھ جو نامہ بر ہے بقیس سنائے گا یہ خبر
وہ رہے سکوت میں دیر تک یہی خط کا تیرے جواب ہے

کرے حسن و عشق میں بحث کیا نہیں واقف اوگھٹ بیوا
بخدا کہ مکتب عشق میں ابھی اُس کی پہلی کتاب ہے

نہ منہ موڑوں گا واعظ مہر خونکی آشنائی سے
میری توبہ ہو درگذر ایسی پارسائی سے

جو ان پر جان دیتا ہو اُسی کو قتل کرتے ہیں
طبیعت ان بتوں کی ہو جدا ساری خدائی سے

یہ کیونکر چوم لوں میں دستِ نازک اپنے قاتل کے
دکھا کر سب کو سر کاٹا مرا کیسی صفائی سے

گیا میں بے بلائے بزم جاناں میں تو یہ بولے
تمہیں غیرت نہیں گھس آئے آخر بیحیائی سے

مری مشکل میں پہونچے گا وہی مشکلکشائی کو
رہا یونس کو جس نے کر دیا تھا بطنِ ماہی سے

جہاں میں آتے ہی روئے تھے خوفِ جورِ خوباں سے
کہ آخر ہیں دور اندیش تھے ہم ابتدائی سے

فقیرانہ صدا یہ ہو کہ عز و جاہ کیا شے ہے
گدائی ہو در وارث کی بہتر بادشاہی سے

سُنی شہرت مرے کشف و تصرف کی تو وہ بولے
ولی اللہ اوگھٹ ہو گئے فضلِ الٰہی سے

کہا اس نے زمانہ جن کو اوگھٹ شاہ کہتا ہے
مجھے معلوم ہوتے ہیں وہ خبطی اور واہی سے

دیا ایماں لگایا داغ اپنی پارسائی میں
خدا کو چھوڑ بیٹھے ان بتوں کی آشنائی میں

پیت گئے دہن دھرم گیا اور بگڑے سارے کام
اپنے تھے سو بیری بھئے نام ہوا بدنام

تمہارے واسطے رسوا ہوئے ساری خدائی میں

پیتم تم پردیس گئے اور لے گئے مورا چین
تمرے کارن رام دوہائی کلپت ہوں دن رین

تڑپتا ہوں میرے پیاں شکن تیری جدائی میں

وارثِ داتا آن بچاؤ ناؤ پھنسی منجدھار
سائیں آپن دیا کرو کر لاگے بیڑا پار

تمہارا نام تو مشہور ہے مشکل کشائی میں

دینی کریں کنگال کو صاحب گریب نواج
وارث گرو کا داسی اوگھٹ کرت ہے جگیں راج

مزا ہے بادشاہی کا ترے در کی گدائی میں

مدہوا پیا پریم کا تو بولا حق منصور
اوگھٹ اب چپ سادھے کہ بات نہ پہونچے دور

لٹا بیٹھا وہ نقدِ جاں کسی کی رونمائی میں

متھرا باشی کنور کنیا موہن پیارے بنسی دھاری
جنم کے راجہ سُندر چھیلا مورکشائیں شام بہاری
بانکی سج دھج ٹھاٹھ انوکھے چنچل چال پیاری بتیاں
سانولی صورت نین رسیلے ترچھی چتون چھل بل نیاری
سب کے ساجن جگ کے داتا بگڑے کاج سنوارن ہارے
سائیں موری جھولی بھرنے تو دوارے ٹھاڑ بکاری
احمد بن کے دھرم بتایو حیدر ٹھاٹھ میں زور دکھایو

کربل میں خود پیت جتایو مار لیو تم آپ کٹاری
وارث روپ کیو جب راجا دیو انگری آن بسایو
گرو بنے آس بوکت جگ میں تمری جے سب نرناری
اگم سمندر ناؤ نہ بیڑا رین اندھیری باٹ نہ جانی
وارث داتا آن بچاؤ اوگھٹ راکھے آس تمہاری

سحر ہے نزدیک منہ دکھاؤ یہ شرم تا کے حجاب کب تک
یہ راز مخفی کی شکل آخر کھلے گا بندِ نقاب کب تک
شب جدائی میں روز آتی ہے یاد زلفِ دوتا تمہاری
کہو تمہیں کہائے شکل گیسو دل حزیں پیچ و تاب کب تک
عوض میں سو سو جفاؤں کے بھی اگر مجھے دو گے ایک بوسہ
یہ دیکھنا کہ ختم ہو گا مرا تمہارا حساب کب تک
حسیں جو مغرور حسن پر ہیں خیال ان کو نہیں یہ شاید
کہ یہ بھی دو دن کی چاندنی ہے رہیگا عہدِ شباب کب تک
نہیں ہے کچھ شرم تم کو اوگھٹ جھکاؤ اب سر خدا کے آگے
درِ بتاں پر یہ جبہ سائی رہے گی آخر جناب کب تک

پسِ فنا اثرِ سوزِ دل دو چند ہوا
جو مری خاک پہ دانہ گرا سپند ہوا
تمہارا شعلۂ حسن اس قدر بلند ہوا
کہ آسماں پہ ستارا ہر ایک سپند ہوا
خمیدہ ضعف سے ایسا میں دردمند ہوا
کہ سایہ پاؤں کا سر سے میرے بلند ہوا
زبانِ شمع سے نکلی صدائے بسم اللہ
چراغ پا جو کسی شب ترا سمند ہوا
مزے ملے جو خفا ہو کے اُسنے پیٹے ہنت
ہمیں تو سودۂ الماس سودمند ہوا
گرہ جو دیکھی اُسے یاد آیا وعدۂ وصل
ہمارا عقدہ کشا اس قبا کا بند ہوا

وہ ناتواں ہوں کہ ساتھ اُسکے کھنچ گیا میں بھی
تمہارے بام کا سایہ مجھے کمند ہوا

ہے خالق ایک ہی اے بت اپنی قسمت ہے
تو بے نیاز ہوا میں نیاز مند ہوا

پسِ فنا بھی نہ پوچھی کسی نے بات اوٹھٹ
نہاں کو بھی نہ میرا استخواں پسند ہوا

خدا ایسا کرے مجھ سے کہے میرا بُت خود بیں
پریشاں حال کیوں ہے کس لئے رہتی ہو یوں غمگیں

شکایت اک یہی ہے تمکو تکلیفیں جو میں نے دیں
گلے مل جاؤ اب جس میں دلِ مضطر کو ہو تسکیں

کہوں خوش ہو کے اے جانانِ من حاضر ہے یہ جان بھی
تیری بندہ نوازی پر تصدق دین و ایماں بھی

اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دلِ مارا
بخالِ ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

ایک بچن پریم سے کریں جو نند کمار
تن من جیوا ورد بن دھرم پھینکوں سیس اُتار

حسینوں کی محبت میں اُٹھائیں ذلتیں کیا کیا
کسی نے بے حیا جانا سڑی خبطی کوئی سمجھا

نہ دن کو چین پایا رات کو سونا بھلا کیا
یہ سمجھاتا ہوں باز آ عشق سے پر دل نہیں سنتا

کسی دن قطرۂ خوں ہو کے بہ جائیگا ہم کو کیا
سزا اپنے کئے کی آپ پائے گا ہم کو کیا

دلم جز مہر مہرویاں طریقے بر نمیگیرد

زہر در میدہم پندش ولیکن در نمیگیرد

مورکھ من کو لاکھ سوجھایا پیت بھلی نا ہوئے
کرم کا پھوٹا مانت ناہیں جنم گئے گا روئے

اگر لاکھوں برس یہ آسماں کھایا کرے چکر
نہ پائے گا ہمارے مہروش کا یہ کوئی ہمسر

حسین و خوش ادا و نازنیں ہے وہ پری پیکر
نمودِ سبزۂ خط ہے بہارِ حسن جوبن پر

نگہ سے بھی نہیں گذری کوئی صورت حسیں ایسی
نظر آئی نہ کاکل اور نہ چشم سرمہ گیں ایسی

بتے دارم کہ گرد گل زسنبل سائباں دارد
بہارِ عارضش خط بخوں ارغواں دارد

نین رسیلے جان کے بیری تسپر بانکی چال
ان چھوٹے تو من الجھائیں گھونگرو والے بال

کہو مجنوں سے ٹوٹے رشتۂ الفت کو پھر جوڑا
سہے صدمے ہزاروں پر محبت سے نہ منہ موڑا

پھرے دیر و حرم سے کوچۂ جاناں نہیں چھوڑا
یونہیں گذرا زمانہ اب رہا باقی بہت تھوڑا

درِ دلدار پر بیٹھیں گے قسمت آزمانا ہے
سمجھتے ہیں یہ مرنے اور جینے کا ٹھکانہ ہے

مرا عہدیست با جاناں کہ تا جانِ بدن دارم
ہواداری کویش را چو جاں خویشتن دارم

دہرتی متھرا بندرابن کی پوجو سکھی دل کھول
پگ راکھے نندلال نے تو ماٹی بھی انمول

اوگھٹ تہ گردوں کسی کی ایسی قسمت ہو
کہ ہووے چاندنی چٹکی لبِ جوئے فرش راحت ہو
شرابِ ناب ہو گلزار ہو یاروں کی صحبت ہو
بغل میں خوش ادا معشوق ہو سامانِ عشرت ہو
سلیماں ہے زمانہ کا وہی رشکِ سکندر ہے
وہ اپنے وقت کا جمشید ہے یا راجہ اندر ہے
ہر آں کو خاطرِ مجموع و یارِ نازنیں دارد
سعادت ہمدم او گشت و دولت ہمقریں دارد
سکھی جو پیتم سنگ ہے اُس کا پورہ بھاگ
سات دیپ کی رانی جانو کسکے ایسو بھاگ

مخمس بر غزل حضرت حافظ شیرازیؒ

خدمتِ خدمتگزاراں یاد باد
صحبتِ آں جاں نثاراں یاد باد
وعدہائے رازداراں یاد باد
روزِ وصلِ دوستداراں یاد باد
یاد باد آں روزگاراں یاد باد

در حسینانِ جہاں یاری نماند
چارہ سازی نیز غمخواری نماند
رسم مہر و طرز دلداری نماند
ایں زماں در کس وفاداری نماند
زاں وفاداراں و یاراں یاد باد

روز وحشت نے دکھائے کوہ و دشت
در بدر پھرتا ہوں میں آوارہ بخت
تیری دوری میں سہے وہ رنج سخت
کام از تلخیٔ غم چوں زہر گشت

باد نوش بادہ خواراں یاد باد

ایسی بھی ہوگی بری تقدیر کم
ہو سکے اچھے طبیبوں سے نہ ہم
جو دوا دی ہوگئی وہ مجھکو سم
من کہ از تدبیر غم بیچارہ ام

چارۂ آں غمگساراں یاد باد

رہتی ہے غربت میں بھی یاد وطن
دوستوں کی ہے مجھے فرقت کٹھن
کس طرح بھولوں محبت کا چلن
گرچہ یاراں فارغ اند از یاد من

از من ایشاں راہزاراں یاد باد

سب نے سمجھایا تھا مجھکو بارہا
عشق بازی کا نتیجہ ہے برا
خودسری کا یہ ملا آخر صلا
مبتلا گشتم دریں دام بلا

نوش آں حق گزاراں یاد باد

دیکھے او گھٹ اولیٰ اعلیٰ کہ یہ
کیسی یاری سب کے دلمیں ہے گرہ
حال دل کس سے کہوں بہتر ہے یہ
راز حافظ بعد ازیں ناگفتہ بہ

اے دریغ از رازداراں یاد باد

ساقی نامہ

پھر فصل بہار آئی ساقی
پھرتی ہے تیری دہائی ساقی
پائے دل بے قرار آرام
للہ دے اس شراب کا جام
مفتوں ہیں یہ بادہ خوار جس کے
ہو سونگھنے سے خمار جس کے

کرتی ہے جو دم زدن میں سرشار
ساقی جسے کہتے ہیں دہواں دہار

رہتی ہے جو تیرے پاس وہ مے
پیتے ہیں جو ذی اساس وہ مے

جو روز الست مجھکو دی تھی
منصور نے جو شراب پی تھی

جو چشم پر آب کر دی وہ مے
ایماں کو خراب کر دے وہ مے

مٹ جائے دوئی وہ راستی آئے
یہ دیر و حرم کا دغدغہ جائے

باقی رہے شر نہ خیر وہ مے
اپنوں کو بنا دے غیر وہ مے

یہ جوش خودی کا دور ہو جائے
بے خود رہوں وہ سرور ہو جائے

ہر دم رہے اضطراب وہ مے
جل بھن کے ہو دل کباب وہ مے

ادنے کو کیا جلیل جس نے
لاکھوں کو کیا ذلیل جس نے

ہوتا ہے سرور جس کا بیحد
سرمد کو بنایا جس نے سرمد

واعظ کو دیا فریب جس نے
مجنوں کا لیا شکیب جس نے

جاتا نہیں جس کا عمر بھر جوش
جس نے کیا کوہکن کو مدہوش

لاکھوں کے گلے کٹائے جس نے
یوسف کو کوئیں جھکائے جس نے

شیریں کو دیا نہ جس نے آرام
لیلےٰ کو کیا ہے جس نے بدنام

ہو جس کے سبب سے شور و ماتم
کہتے ہیں جسے عدوئے عالم

بربادی ہے خاص کام جس کا
اور دشمن جاں ہے نام جس کا

یکتا ہے نہیں جواب اس کا
اور عشق بھی ہے خطاب اس کا

اس مے کا پلا دے جام ساقی
او گھٹ کا بنا دے کام ساقی

نوحہ

اے نسیم عطر بیز و مشکبو
حال ما با آں شہ خوباں بگو

ایں بگو اے مقتدا و خضرِ راہ
ایں بگو اے سرور و سردارِ ما
ایں بگو اے جانِ من جانانِ من
ایں بگو اے مقصد و مقصودِ ما
چارہ ساز و مونس و غمخوارِ ما
دستگیر و وارث و مولائے ما
اے مددگار و کریم باصفا
اے مسیحائے دلِ بیمارِ من
صاحبِ ناز و ادا اے بے نیاز
زیبِ عالم زینتِ صدرِ انجمن
رونقِ بزمِ حسینانِ جہاں
من ندیدم چوں تو ہرگز دلبرے
در فراقت خاطرم ناشاد شد
کو بکو گرم و پریشان و حزیں
مسندت من بودم از من تا ختی

ایں بگو اے غمگسار و دیں پناہ
اقدس و اطہر شہ ابرارِ ما
دیں مبین اے دشمنِ ایمانِ من
ایں بگو اے خالق و معبودِ ما
یارِ ما اے صادق الاقرارِ ما
بے نیاز و شاہدِ رعنائے ما
اے معین و مامن و مشکل کشا
دلفریب و دلبر و دلدارِ من
خضرِ دیں و حامی و بندہ نواز
بے وفا و پُر جفا پیماں شکن
رشکِ معشوقاں و جانِ عاشقاں
سرکشے عاشق کشے غارت گرے
عمرِ من اے جانِ جاں برباد شد
چوں نہ نالم بے تو اے مہرِ مبیں
بر سرِ ممبر تو مسند ساختی

ولہ

المدد اے یارِ ما گلفامِ ما
المدد اے زینتِ آغوشِ من
المدد اے شاہدِ رعنائے ما
المدد اے خواجۂ ماذیصفات

المدد اے باعثِ آرامِ ما
المدد اے وجہِ عقل و ہوشِ من
المدد اے جانِ ما لیلائے ما
المدد اے زیبِ صدرِ کائنات

المدد اے غیرتِ شمشادِ ما
بشنو اے فریادرس فریادِ ما

مضطرب گشتیم از دردِ فراق
زیستن بر گردنم شد بار شاق

در فراقت سینہ و دل چاک چاک
بے اجل کردہ مرا ہجرت ہلاک

حزن و غم در خاطرم بر لب فغاں
در فراقت گشت چشمم خوں چکاں

در فراقت رفت از دل صبر و تاب
کرد ہجرت خانۂ عشرت خراب

درد فرقت خاطرم ناشاد کرد
خانۂ آبادِ ما برباد کرد

بُرد ہجرت از دلم صبر و سکوں
چشم گریانست جانم کشتِ خوں

بار فرقت بر سرم گشتہ گراں
بیقرارم در غمت اے جانِ جاں

غیر را از دردِ من باشد چہ درد
بنگر بر گریۂ ما خندہ کرد

وائے مہجوری کشم ایں ہم الم
بر کسے خوندم کہ ہجرت چہ غم

کاش مجنوں نزدِ من آید ز دشت
حرف حرف او را بگویم سرگذشت

سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق
تا بگویم شرحِ دردِ اشتیاق

۱ کان کھول اوگھٹ سنو پیا ملن کی لاگ

۲ تن تنبورہ سانس کے تاروں باجے ہر کا راگ
" اوگھٹ پوجا پاٹ تجو لگا پریم کا روگ

۳ ست گرو کا دھیان رہے یہی ہے اپنا جوگ
" نارائن کا انت نہ پایا مالا جپ کا کین

۴ رام ملن کی بدھ سن اوگھٹ پھلے گر کو چین
" دیا گرو کی دن دونی اور گرو نچھوڑے ہاتھ

۵ گرو بسی سنسار میں اور گرو ہمارے ساتھ
" گرو ہمارا جنم کا راجہ گرو ہمارا آد
۶ اوگھٹ گرم منتر کو جاپو گرو کی راکھو یاد
" اوگھٹ چیلا وہی گنی جو بن گرو تجے نہ سانس
۷ سوتے جگتے دھیان رہے گرو کو راکھے پاس
" اوگھٹ سانچ کو آنچ نہ لاگے جانت ہے سنسار
۸ سائیں دینی ہے دوکھ نہ آوے سانچا رہے بہوار
" اوگھٹ مسجد مندر بہتیرا ایک دھیان سمائے
۹ پیچھے دیویں رام درس جو پہلے دو بدھا جائے
جوگی بھوگ وہ کرے جو بن مانگے مل جائے
۱۰ اوگھٹ دنیا یوں تجے کرمن میں لوبھ نہ آئے
سوتے ساری رین کٹی بھور بھئے اب چیت
۱۱ اوگھٹ چڑیا کال کی چگے گی تیرا کھیت
" گرو گوبند کو ایک بچارو دو بدھا دوکھ نکال
۱۲ گرو کو اوگھٹ اور نجانو گرو ہن دین دیال
" ان ہونی کے سوچ میں بسری ہر کی یاد
۱۳ جنم امول لکھ آپنا اوگھٹ ہوا برباد
" دیکھے پنڈت سادھو جوگی سنتہ سادھ ملنگ
۱۴ پریم کا بھگتی ایک نہ پایا اوگھٹ چار النگ
" اوگھٹ گھٹ میں پران بسی اور پران بیچ اک چور
۱۵ جو پکڑے اس چور کو وہ جوگی بر جور

۱۵ ہر ہر میں اوگھٹ ہر بسیں ہر ہر کو ہر کی آس۔

۱۶ ہر کو ہر ڈھونڈھ پھرا اور ہر ہیں ہر کے پاس
" اوگھٹ ہر کو چار النگ ڈھونڈت ہی سنسار

۱۷ بغل میں بجا نگر ڈھنڈھورا اس کا نہیں بچار
" اوگھٹ رہو پریم کے بھگتی جیتک گھٹ میں پران

۱۸ پوجا کرو کرشن کا اور جمنا میں اشنان
" اوگھٹ جوگی وہ بنے باندھے وہی لنگوٹ

۱۹ تجی کٹم کی ماہتا اور ہوئے من کی کھوٹ
" اوگھٹ گیا پراگ میں ملا نہ وہ کرتار

۲۰ گرو کی دیا سے دیکھ پڑا انتی اوٹھ شکار
" سادھو اوگھٹ سبد کو سادھی جوگی کرے سب جوگ

۲۱ اس ڈگر یا ملیں گشائیں ندی ناؤ سنجوگ
" رام ملن کا لیکھا تن ہے ہاتھ گرو کا تھام

۲۲ جگ کی ممتا من سے چھوٹے ملیں گے اوگھٹ رام
" من متھرا دل دوارکا سیوا کرو دن رین

۲۳ نسدن اوگھٹ ملے گشائیں ہو جنم کا چین
" اوگھٹ باجیں رام کے باجن سن لو سیس جھکاؤ
آسن مارو سبد کو سادھو من سے دھیان لگاؤ

۲۴ نینن نیر بہائے کر پوجی گئے سب ہار

۲۵ اوگھٹ ہاتھ پسار چلے سائیں کے دربار
" رین اندھیری باٹ نہ سجھی تاک میں ہیں ہریار

۲۶ اوگھٹ دہرم پرا کھنا گرو کریں نستار
" اگم سمندر پاپ کا بوجھانا وکھنسی منجدھار
۲۷ اوگھٹ گرو کا دھیان رہے کریں گے بیڑا پار
" بوڑھی مورت پیر کہاوے میرا پیر جواں
۲۸ اوگھٹ اپنے پیر کی صورت کو پہچان
" ہاتھ نہ آتا پیٹتی اوگھٹ سدا لکیر
۲۹ صدقے اپنے پیر کے جس نے کیا فقیر
" لکڑ تاپے دہرم بڑھے تپشی کہاوی سنت
۳۰ پریم اگن اوگھٹ کرے دہن دہرم ہمسنت
" دو کھیا رہے پریم کا بھگتی نین نیر بہائے
۳۱ بھولے بھی سکھ پاس نہ آوے من کی پیر کلپائے
" اوگھٹ جوگ جوگی کرے رام ملن کی آس
۳۲ پریم دھیان وہ جوگ ہے جو کرے دہرم کی ناس
" اوگھٹ جنم میں ایک پرستی ہوت ہے نار
۳۳ پریم اگن میں جلے پریمی دن میں سو سو بار
" مدھوا پیو پریم کا بن میں کرو استھان
۳۴ من موہن کے دھیان میں اوگھٹ تجو پران
" کایا کی ممتا تجو اور اپنی سدھ بسراؤ
۳۵ موہن مرلی آن سنائیں ایسا دھیان جماؤ
" میں پاپن سن بانسریا گئی کرشن کے پاس
۳۶ بانہہ گہے من موہ لیا اور کیں دہرم کی ناس

۳۶ مکتی ہووے کلیس کٹے چھٹے جنم کا پاپ

۳۷ ست گرو کے نام کا اوگھٹ ہردے مالا جاپ

" سائیں کا گھر دور ہے اور سائیں من کے تیر

۳۸ سائیں سے بیوہار کرے اوگھٹ وہی فقیر

" سانچی پریت بسے کرن بنے کہٹورا دہیں

۳۹ جیسے گبری کرشن کو لے گئے اوگھٹ چھین

" کدہی مہتیا موہ نہ آوے اوگھٹ کونے کاج

۴۰ گبری ایسی پریت کرو کہ ملیں کرشن مہراج

" دیا برابر دہرم نہیں پرپنچ برابر پاپ

پریم برابر جوگ نہیں گرمنتر برابر جاپ

۴۱ گرو ہمارا ایک ہے اور بچن ہمارا ایک

۴۲ کریں گے سیوا ایک کی گرو جو راکھے ٹیک

چیلا نین جوت گرو گیانی بچن یہ بوجھ

۴۳ بن جوت نین اندہرا اوگن بن گر پڑے نہ سوجھ

" گیانی پنڈت یوں کہیں سورج کی دیکھو دہوپ

۴۴ سُندر تریا سڈول پتر نارائن کا ہے روپ

" جاپ جوگ تپ تیرتھ سے نرگن ہوا نہ کوئی

۴۵ اوگھٹ گرو دیا کریں تو پل میں نرگن ہوئی

" رو کے کام کامنا اندری راکھے ساوھ

۴۶ سُندر کے تب درشن کرے نہیں تو ہے اپراوہ

" اپنی گانٹھ کوڑی نہیں پر دہنی ہیں دین دیال

۴۷ اوگھٹ جگ میں وہنی کا داسی ہوت نہیں کنگال
" سجنی پاتی تب لکھوں جو پیتم ہو پردیس

۴۸ تن میں من میں پیا براجین بھیجوں کسی سندیس
" آسن مارو وہ بدھا چھانڑو اپنی شدھ بسراؤ

۴۹ ملیں گے کایا کوٹ میں پربھو اوگھٹ کہیں سنجاؤ
" پاتی لکھنا بھول ہے سجنی چتر ہیں دین دیال
آس گیانی دوسر نہیں کہ جانیں من کا حال

۵۰ پاتی لکھوں تو بھول بڑے ہے بتھا کہے اگیان
جانت ہیں وہ بن کہے پیتم چتر سنجان

۵۱ سکھی نہ پایا ٹھور ٹھکانا پیگ پھرا جو دیس
ساجن کا گھر دوار نہیں بھیجوں کہاں سندیس

۵۲ پیتم تمرے سنگ ہے اپنا راج سہاگ
تم نہیں تو کچھ نہیں تم ملے تو جاگے بھاگ

۵۳ بانھ گھی مجھ پاپن کی تب ایک بچن سن لیو
نس دن بیتا پڑے گسائیں اپنا درشن دیو

۵۴ سائیں ایسا مگن کر دے نہ سوچ بچار
دوکھ میں سکھ میں کلیں میں گاؤں بھجن تمہار

۵۵ پیتم سوت سندر سہی پر ہیں بھی تمری آس
بھولے بھٹکے آؤ گسائیں کبھی تو ہمرے پاس

۵۶ ہر کہیں اور کہیں نہیں اور بدلے پل پل بھیس
ایسے پیا ہرجائی کو بھیجوں کہاں سندیس

اوگھٹ جوگی وہی گنی جو اپنی سدہ بسرائے
گیان رہے اور دھیان رکھے اور سانس نہ خالی جائے

گفتا کہ قتالِ جہاں گفتم خمِ ابروئے تو
گفتا چہ خوشتر ازارم گفتم فضائے کوئے تو

گفتا نشاطِ زندگی گفتم ہوائے دامنت
گفتا شمیمِ جانفزا گفتم کہ اے گل بوئے تو

گفتا چہ سحرِ سامری گفتم نگاہِ نازِ تو
گفتا کہ دارستہ کند گفتم کہ ایں جادوئے تو

گفتا کہ عالی مرتبت گفتم کہ دربانِ درت
گفتا کہ فغفورِ جہاں گفتم گدائے کوئے تو

گفتا اصولِ ملتت گفتم طریقِ عاشقی
گفتا کہ داری سلسلہ گفتم ازیں گیسوئے تو

گفتا چہ تسبیح کنی گفتم کہ وردِ نام تو
گفتا چہ رکنِ دین تو گفتم قدِ دلجوئے تو

گفتا تو آئی از کجا گفتم ز فرمانِ شما
گفتا مقامِ رفتنت گفتم کہ جاناں سوئے تو

گفتا کہ او را دیدہ گفتم کہ دیدن عارضت
گفتا نمازِ شب ترا گفتم خیالِ موئے تو

گفتا بگو من کیستم گفتم کہ معبودِ منی
گفتا چہ ایماں داشتی گفتم کہ واللہ روئے تو

گفتا نکو داری عمل گفتم گنہگارِ توام
گفتا چہ سازِ عاقبت گفتم امیدِ خوئے تو

گفتا تو شیدائے کسے ہست گفتم بریں حسنِ رفت
گفتا امیدِ خاطرت گفتم کہ دیدن روئے تو

گھٹ گھاٹی گھاٹ نہ اوگھٹ جانے ناجانے کو نوراہ
کرپا بھئی گرو دارث کی جو ہو گئے اوگھٹ شاہ

اوگھٹ جوگ یہی نرالا اپنی سدہ بسراؤ
مایا موہ نہ من میں آوے دارث کے گن گاؤ

چیلا کان ہے جیب گرو گھٹ ہیں سادھو لوگ
بچن سنو سنسار کے اوگھٹ تب ہے پورا جوگ

بھوجن میں یہ دھیان رکھے کرت ہیں پربھو بھوگ
اوگھٹ جوگی رس نہ چاکھے یہی ہے بھوگ میں جوگ

دھیان گرو کو بستر مانو گرمنتر کو جانو بھوگ
بولو اوگھٹ جے گرو کی یہی ہے اوتم جوگ

گیان نہیں تو دھیان نہیں اور گیان سے ہیں سب جوگ
مورکھ چیلا رہے بھکاری کہیں یہ گیانی لوگ

آس گیان سے تو اگیان بھلا کہ بگڑے سگرو کام
اوگھٹ وہ گیان اور ہے ملت ہیں جہ سے رام

گیان مٹے تب دھیان جمے اور گیان سے ہو بسواس
پریم ڈگر میں دیکھا اوگھٹ گیان نہ آوے پاس

گنگا کے اشنان سے کلیس کٹے سکھ پائے
پریم کنڈ میں لیکھا یہ ہے جو اوترے جل جائے

پریم نگر میں کام نہ آوے دھن دھرم بدھ لاج
سانچے من پی کرنا کرو تو ملیں کرشن مہراج

اوگھٹ جوا پریم کا کبھی نہ جس میں ہار
داؤں پڑے تو ملیں گنائیں ہارے بڑا پار

تدھ بیچ پگ آگے راکھو ٹھرونا اک ٹھاؤں
اوگھٹ جوگی چلتا بھلا پھرو چھوڑ بچھراؤں

اوگھٹ دم کے سنگ رہو تجو یہ کایا تھاٹ
گھٹ چھوڑ جائے پرگھٹ بسو تو ملے نرنجن گھاٹ

ہوک اٹھی من بانسریا کلپت ہوں دن رین
موہن تمرے درس بنا ہردے پڑے نہ چین

اے مظہر حق ذو مجد و علا یا حضرت سید وارث علیؒ
فرزند نبی محبوب خدا یا حضرت سید وارث علیؒ
عمان عوارف بحر سخا اسرار حقائق سر تا پا
انوار مجسم شان خدا یا حضرت سید وارث علیؒ
تو فخر جہاں سلطان زماں شبلی و جنید و گنج شکر
تو نور محمد صل علیٰ یا حضرت سید وارث علیؒ
تو محبت حق در دین متین تو مثبت وحدت خضر یقیں
تو مبطل بحث ما و شما یا حضرت سید وارث علیؒ
فریاد فدائی تسنئے ذری للہ تعالیٰ خذ بیدی
اے قبلۂ عالم کعبۂ ما یا حضرت سید وارث علیؒ

شجرۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ

ربنا حرمت ارواح رسولاں مددے
بر اصحاب نبیؐ برکت پاکاں مددے

یا رسول عربی احمدؐ سلطاں مددے
مظہر نور قدم مہبط قرآں مددے

یا علیؓ حیدر کرار طفیل حسنؓ
نور حق جان نبی معدن عرفاں مددے

سیدی خواجہ حسنؒ بصریؒ سراج الارشاد
اول قرن دوم ثانی سلیماں مددے

آفتاب فلک قرب مدبر برج وصال
عبدؒ واحد خلف زیدؒ خداداں مددے

مرشدے خواجہ ابو الفیض فضیلؒ ابن عیاضؒ
مجمع علم و عمل مخزن عرفاں مددے

اے پناہ دو جہاں سرور دین ابراہیمؒ
لعل کان بلخ و مہر درخشاں مددے

عرش مرعش شدہ از فیض سدید الدین ست
اے حذیفہؓ اسم و ثانی عثماں مددے

نور بصرہ یم ایماں دامن الدینی
اے ہبیرہ لقب و مظہر جاناں مددے

مشعلِ راہِ خدا نورِ ہدیٰ و نوری
علو ممشاد خدا بین و خداداں مددے

صبح رحمت ابو اسحاق خلیل رحمن
نورِ مصباحِ سیہ شام غریباں مددے

چاشت خور چشت ملک تاج رؤس الابرار
اے ابی احمد چشتی شہ ذیشاں مددے

اے خداوست خدا بندہ خدا رس ابدال
بو محمد شہ دیں چشمۂ حیواں مددے

اے خط و خال رخِ شرع و تصوف چشتی
ناصر الدین ابی یوسف سر کنعاں مددے

خواجۂ ہر دو سرا کانِ مودت مودود
بحر توحید و یقیں قلزمِ عرفاں مددے

سیدی حاجی حرمین شریفین شریف
افضلِ جن و ملک اشرفِ انساں مددے

اے ابوبکر و عمر حیدر و عثمان اوصاف
نائبِ مصطفوی خواجہ عثماں مددے

خواجہ ہند الولی اجمیری معین الدینی
سرورِ کون و مکاں فسرِ شاہاں مددے

بختیار اوشی و کاکی سندی قطب الدین
قطب الاقطاب جہاں مرشدِ پاکاں مددے

شیخ الاسلام تولی بابا فرید الدینی
اے شکر گنج سخا گلشنِ احساں مددے

زینتِ باغِ جہاں نظام الدینی
اے تو محبوبِ خدا اولیا سلطاں مددے

ذاتِ پاکِ تو بلا شبہ نصیر الدین ست
در و نامِ تو چراغِ رہِ عرفاں مددے

مجمع فقر و فقہ شیخ کمال الدینی
اے تو در خرقہ ہماں بوذر و سلماں مددے

اے سراج الحق والدین دولی اکمل
ہادیِ راہ خدا خضر بیاباں مددے

عالمِ علم لدنی شہ ما علم الدین
عارف و کامل و علامۂ دوراں مددے

شیخ محمود خدا حامد و محمود جہاں
عزتِ فخر و صفا زینتِ احساں مددے

اے بہارِ چمنِ فقر جمال الدینی
از پئے مردہ دلاں عیسیٰ دوراں مددے

اے محمد حسن و محو جمال محبوب
تو ئی سامانِ من بے سر و ساماں مددے

اے محمد لقب و مظہر نور احمد
راحتِ روحِ نبی رحمتِ رحماں مددے

محی دیں قطبِ جہاں یوسفِ یحییٰ مدنی
گنجِ اسرارِ خفی چشمۂ عرفاں مددے

موسیٰ طورِ لقا شیخ کلیم اللہ تو ئی
اے تو پروانۂ شمعِ رخِ جاناں مددے

مخزنِ صدق و صفا شاہِ نظام الدینؒ
زیبِ اورنگِ صفا سرورِ خاصاں مددے

شرفِ جن و بشر فخرِ جہاں فخر الدینؒ
ہادیِ اہلِ یقیں مرشدِ پاکاں مددے

عارف و ناظر و منظور جمال الدینیؒ
مظہرِ نور و ضیا مصحفِ جاناں مددے

شانِ معبود تو ئی شکلِ عباد اللہ تو ئی
اے تو محبوبِ نبیؐ عاشقانِ یزداں مددے

لامکاں منزل و سلطانِ زماں شاہِ بلندؒ
ماہ تاباں مددے مہرِ درخشاں مددے

تو ئی مخدوم جہاں سیدنا خادم علیؒ
اے ابوذرؓ صفت سیرتِ سلماں مددے

وارثِ مصطفوی چشم و چراغِ حیدری
دستگیرِ دو جہاں جلوۂ جاناں مددے

دعائیہ

سوختم سوختم از آتشِ ہجراں ہیہات
میزنم نالہ من مضطر و حیراں مددے

وصلتِ شاہدِ رعنائے تمنا دارم
مددے ضربِ خدا از مرہ پیراں مددے

قطعہ تاریخ جناب قبلہ والد صاحب صابری چشتی علیہ الرحمہ

اللہ اللہ آں قلندر دش فقیرِ بیدلیں
شمس بزمِ عارفاں ہم چشتی و ہم صابری

یازدہ ذیقعدہ یوم السبت ہم ہنگامِ ظہر
شد بقربِ کبریا رستہ ز قیدِ عنصری

کرد تاریخِ وصالش خامہ او گفت رقم
بدمو احد شاہ شمس الحق والدین صابری

۱۳۱۳ھ

دیگر

مرد میداں عاشق حق معشق دہم صابری
کرد پدرود این جہاں و شد بقرب داوری

فکر سالش چوں نمود او گفت ندا آمد ز غیب
گو وصال شاہ شمس الحق والدین صابری

سنہ ۱۳۱۲ھ

دیگر

کرد پدرود این جہاں بے ثبات
آں فنا فی الذات با شان و شکوہ

گفت او گفت بہر سال وصل او
شاہ شمس الدین قلندر حق پژوہ

سنہ ۱۳۱۲ھ

دیگر

ندا آمد ز گردوں با سرا وج
وصال شاہ شمس الدین قلندر

قطعہ تاریخ حجرہ

حجرہ ساختند اہل وفا
از پے یاد حاجی وارث

گفت او گفت بسال تعمیرش
منزل عشق ہادی وارث

سنہ ۱۳۲۲ھ

قطعہ تاریخ چاہ

یادگار شاہ ما ایں چاہ فی حکم السبیل
شد مرتب چوں بصحن خانۂ رب جلیل

از برائے سال تعمیرش پہ او گفت گفت خضر
گو سبیل وارثی آبش چو آب سلسبیل

سنہ ۱۳۲۶ھ

قطعہ تاریخ سہ دری

یادگارِ شاہ وارث آن امامِ اولیا
از پئے سالش باوگھٹ ایں چنیں گفتہ سروش

بیعدیل و بیبدل گشتہ چوں ایں منزل بنا
گوزہے دلچسپ دنیکو وارثی مہمانسرا
۱۳۲۷ھ

تقریظ دلپذیر و تاریخ بیمثیر از نتائج طبع عالی جناب صاحب فضل و کمال مقبول درگاہ احد جناب حکیم ضمیر احمد صاحب وارثی متوطن بچھراؤں ضلع مرادآباد

در خانقہ لگنجد اسرار عشق و مستی
جامِ مئے مغانہ ہم با مغاں تواں زد

اللہ اللہ یہ دیوان ہے یا گنجینۂ عرفاں۔ نہیں نہیں عشق و محبت کی کان ہے۔ اور نکات فقر و تصوف کی جان۔ کیوں نہ ہو کہ مصنف اس کا صوفی باصفا موحد یکتا عاشقِ بے ہمتا سباح بحر تفرید سیاح عالمِ تجرید ہادی مراحل خدا رسی طریقت آگاہ حقیقت دستگاہ جناب اوگھٹ شاہ صاحب وارثی ہے۔ اس باوقار کے اس خوانِ ذوق و حضور و مائدہ لطف و سرور یعنی فیض سخن سے جو سراسر ہدایت و تعلیم فقر و تصوف سے مشحون و لبریز ہے اور عشق و محبت انگیز ہنوز خلائق محروم تھی۔ اور الحق کہ فقیر نے فقر کے سربستہ رازوں کو کمال خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ بیان کیا اور مجاز کے پیرایہ میں حقیقت کا پردہ اٹھا دیا ہے۔ اور بیشک اس راہ کے خواص با مذاق کا ان رموز کے بیان کے

واسطے یہی طرز و طریقہ ہے جیسا کہ فرمایا ہے ؎

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں	گفتہ آید در حدیث دیگراں

پس اس وقت حضرت مصنف ممدوح کے برادر نسبتی جناب بابو بشیر الدین صاحب اسٹیشن ماسٹر کو اس امر کا خیال دامنگیر ہوا کہ یہ شاہدان معنی حجلۂ خفا سے باہر آکر اور محلی بحلیۂ طبع ہو کر منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہوں تاکہ طالبان لذت کلام فیض نظام سے مستفیض و ہم خیال صورت و ہم خصال معنی سے نصیبہ دائمی و حظ کافی حاصل کریں۔

بہار عالم حسنش دل و جاں تازہ میدارد	برنگ احباب صورت را بہ بو ارباب معنی را

نظر بدیں معنی یہ ارمغان بے بہا و نعمت غیر مترقبہ قالب طبع میں لاکر ضیافت احباب و نذر ناظرین باتمکین ہے۔ قطعہ تاریخ جو خاطر فاطر راقم آثم میں گذرا معروض و مرقوم ہے۔ وہو ہذا۔

جندا حضرت اوگسٹ کا جو دیوان چھپا	اس بشارت سے نہ احباب ہوں کیونکر خرم
حق تو یہ ہے کہ حقیقت میں یہ دیوان نہیں	شہ وارث کا ہے یہ چشمۂ الطاف و کرم
سکے الفاظ ہیں یا باغ ہدایت کے ہیں پھول	یا دُرِ فیض معانی ہیں پروئے باہم
ہیں لکھے عشق و تصوف کے مسائل لیکن	احتیاط ایسی کہ حد سے نہ ذرا بیش نہ کم
سادگی وہ نہ سمجھنے میں رُکے فہم عوام	گو کہ مضموں سراسر ہیں ادق اور اہم
فکر جب یہ ہوئی تاریخ طبع ہو مرقوم	دیر تک سر کو جھکائے رہا حیرت سے قلم
آئی رضواں کی صدا باغ ارم سے کہ ضمیر	گلشن فیض دلا اس کی ہو تاریخ رقم

۱۳۲۶ھ

تقریظ نتیجہ فکر رسا و ریختۂ کلک جادو ادا فصیح طلیق اللسان منطیق بلیغ البیان مقبول خالق کونین جناب شیخ امجد حسین صاحب

متخلص بہ عاملؔ رئیس قصبہ دیوی شریف ضلع بارہ بنکی

خامہ ہیچمنداں صفحۂ قرطاس پر سربسجود اور ہمہ تن مصروف بورد ورود ہے۔ سبحان
کیوں نہ ہو کہ شاہد یکتائے سخن کا حسن بیمثال حجلۂ فکر سے نئی سج دھج اور بانکی ادا
کے ساتھ اپنا قامتِ زیبا دکھاتا ہے دل دادگانِ کلام کو اپنا شیدا بناتا ہے
آئینۂ مجازی میں حقیقت کا پرتو نظر آتا ہے۔ ہر حرف اس کا گویا دُرِ شہوارِ معانی
ہر لفظ گلدستۂ چمن اسرار یزدانی ہے ہر مصرع قدِ زیبائے یار ہے ہر غزل گنجینہ
معرفت کردگار ہے۔ مصنف اس کے اوگھٹ شاہ صاحب محتاج تعریف و توصیف
نہیں ان کے فخر و مباہات اور اظہار فیض و کرامات کو وارثی ہونا بس باقی ہوتا
ہے۔ قطعہ تاریخ طبع نذر ہے۔ گو تحفۂ ناچیز ہے۔ مگر شاہد کلام فیض نظام پر نچھاور کرنے
کو حاضر ہے۔ وہ ہی مثل ہے پھول نہیں پنکھڑی سہی۔

یہ کلام جناب اوگھٹ شاہ
بولا ہاتف کہ بہرِ سالِ طبع

رہبرِ راہ عشق صادق ہے
کہو عاملؔ مذاق عاشق ہے
۱۳۲۰ھ

تاریخ از نتائج فکر متین جناب مولوی ظہیر الدین صاحب وارثی متوطن قصبہ بچرایوں ضلع مراد آباد

جب چھپا دیوان اوگھٹ شاہ کا
کیوں نہ ہو بالائے بامِ چرخ عشق
طالبوں کو راہِ عشق آئی نظر
وہ بتا یار استہ ہو دم میں طے

ہو گئے آسان مضمون او
جلوہ گر حسن معانی کی شفق
کھل گئیں آنکھیں ملا ایسا سبق
وادیٔ الفت کا میداں لق و دق

سال طبع یوں کہہ ے ظہیر		مخزنِ عشقِ الٰہ د حب حق ۲۷ ۱۳ھ

تاریخ از طبع عالی شاعر نازک خیال خاقانی زماں فردوسی مثال قلندر وش صاحب جوش و سرور جناب شیخ محبوب علی صاحب وارثی متخلص بہ مخمور رئیس دیوی شریف ضلع بارہ بنکی

پے سال طبع ایں دیواں نت تاریخ با ادب مخمور		عاجز آمد چو طبع با جودت مخزن عشق منبع الفت ۲۷ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ از نتیجۂ فکر صائب مقبول بارگاہ رب حمید جناب مولوی عبد الرشید صاحب طالب علم مدرسہ عباسیہ بچھراؤں

ر تاریخ طبع ایں دیواں داد ہاتف ندا رشید بگو		کرد چوں حد و جہد فکر رسا چشمۂ آب عشق و فقر و بقا ۱۶ ۱۳ فصلی

شجرہ قادریہ رزاقیہ راشدیہ

الٰہی سرورِ ہر دو سرا کے واسطے	شافع محشر محمد مصطفےٰ کے واسطے
بادشاہ لافتیٰ خیبر کشا دلدل سوار	مالکِ قنبر علیؓ مرتضےٰ کے واسطے
ہادی و رہبر امام و مقتدا و پیشوا	مجتبےٰ حضرت حسنؓ شاہ ہدا کے واسطے
تشنہ لب مظلوم و سید راکب دوشِ نبی	صابر و شاکر شہیدِ کربلا کے واسطے

راہد و ساجد غریب مبتلائے رنج و غم — حضرتِ عابدؓ گرفتار بلا کے واسطے
باقرؓ و جعفرؓ جناب موسیٰ کاظمؓ امام — فخرِ عالم حضرتِ موسیٰ رضاؓ کے واسطے
از پئے معروف کرخیؒ واقفِ رازِ نہاں — اور سری سقطیؒ کامل پیشوا کے واسطے
مرد شاغل عارف و کامل جنیدِ باخدا — شبلی و عبد العزیز اہلِ صفا کے واسطے
بہر عبد الواحد اہلِ علم باطن باکمال — بو الفرح ہم بو الحسن شاہِ ہدا کے واسطے
شاہ درویش و ولی و آگہ رازِ خفی — صاحبِ دل بو سعیدِ پیشوا کے واسطے
سید و سلطاں فقیر و خواجہ مخدوم غریب — غوث الاعظم سرگروہِ اولیا کے واسطے
بادشاہِ عبد رزاق و محی الدین ولی — سید احمد نیک منظر باصفا کے واسطے
از پئے سید علی ہم شیخ موسیٰ غیب داں — حضرتِ سید حسن شاہِ ہدا کے واسطے
شیخ ابو العباس و ہم سید بہاء الدین مست — شاہ دیں سید محمد باخدا کے واسطے
از پئے حضرت جلال و ہم فرید بکھری — شیخ ابراہیم شاہِ اتقیا کے واسطے
بہر ابراہیم امان اللہ و ہم شاہِ حسین — مرشدِ شاہ ہدایت رہنما کے واسطے
از پئے عبد الصمد کامل مطیعِ امرِ حق — عبد رزاقِ ولی و مہتدا کے واسطے
بہر اسمٰعیل عالی منزلت والا ہمم — بہر حضرت شاکر اللہ پیشوا کے واسطے
از پئے حضرت نجات اللہ سردارِ جہاں — حضرتِ خادم علی حاجت روا کے واسطے
عاشقِ حق مرد عارف دستگیرِ خاص و عام — حضرتِ وارث امامِ اولیا کے واسطے

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تسلیم اوّل

سلام اے شاہدِ روز الست — کردہ عالم را ز چشمِ نازمست
ذاتِ پاکت اُسوۂ اسلافہا — ہست مستغنی عن الاوصافہا
سلام اے نائبِ ربِ جلیل — اَنْتَ حَسْبِیْ اَنْتَ لِیْ نِعْمَ الْوَکِیْل
سلام اے یادگارِ مصطفےٰ — السّلام اے رازدارِ مرتضےٰ
سلام اے مظہرِ شانِ رسولؐ — السّلام اے راحتِ جانِ بتولؓ
سلام اے آفتابِ معنوی — السّلام اے وارثِ ارثِ علیؓ
سلام اے مصدرِ خلقِ حسنؓ — السّلام اے جانشینِ پنجتنؓ
سلام اے خضرِ راہِ مستقیم — السّلام اے منبعِ فیضِ عمیم
سلام اے موسیٰ سینائے عشق — صورتِ الیاس در ویلائے عشق
سلام اے غیرتِ خورشیدِ من — السّلام اے مایۂ اُمیدِ من
سلام اے شمعِ طورِ عاشقاں — السّلام اے نور نورِ عاشقاں
سلام اے چارہ ساز و دادرس — السّلام اے ناصر و فریادرس
سلام اے سرورِ روحانیانِ من — السّلام اے دینِ من ایمانِ من
سلام اے مونسِ شبہائے عشق — السّلام اے چارہ غمہائے عشق
ہستِ گہنہ حقیقت السّلام — واقفِ اسرارِ وحدت السّلام
سلام اے سید و آقائے من — السّلام اے وارث و مولائے من

کیست وارث آنکه همنام خدا
مظهر حق وارث مشکل کش

مرد میدان ولافتی و فرید
شمع بزم عین وحدت محو

معنی آیات رب العالمین
دستگیر خلق و خیر الوارثین

صاحب عرفان و تمکین عشق و جوش
اهل تسلیم و رضا تهبند پوش

یا رحیم ارحم علی اعمالنا
وارثا ادرکنی انظر حالنا

من سقیم و تو مسیحای زمان
کن نگاه لطف ای جان جهان

تشنه دیدار این اندوهگین
چشم کورم را بساز عین الیقین

بندهٔ او گشت فقیر کوی تو
دارد امید کرم از خوی تو

تسلیم دویم

سلام علی شرح آیات حق
سلام علی واصل ذات حق

سلام علی نور رب جلیل
سرافراز و منظور رب جلیل

خبردار سر علیم و خبیر
که ذاتش علی کل شیء قدیر

سلام علی ورثه دار رسول
سلام علی گلعذار بتول

سلام علی آل خیر الانام
علیه الصلوة علیه السلام

سلام علی خاصه ذو الجلال
سلام علی بدر اوج کمال

سلام علی رونق کائنات
سلام علی مهر چرخ صفات

سلام علی قدرت الله من
سلام علی حجت الله من

حقیقت همین حق رسید توئی
شرف یافته برگزیده توئی

سلام علی سر دراولیا
سلام علی سید الاصفیا

سلامٌ علیٰ واقفِ رازِ عشق
خبردار انجام و آغازِ عشق

سلامٌ علیٰ صدر ایوانِ عشق
سلامٌ علیٰ مردِ میدانِ عشق

سلامٌ علیٰ ماہِ کنعانِ من
سلامٌ علیٰ رکنِ ایمانِ من

سلامٌ علیٰ نوحِ کشتیِ من
سلامٌ علیٰ وجہِ ہستیِ من

توئی ماہن و مہر گستر توئی
توئی وارث و بندہ پرور توئی

دوائے غم و دردِ پنہاں توئی
مسیحِ زماں خضرِ دوراں توئی

بہ نسبت مرا با تو بے مایہ ام
کہ تو مہرِ تاباں و من سایہ ام

کجا بحرِ ذخار و قطرہ کجا
کجا پرتوِ مہر ذرہ کجا

کجا تو کجا تنگ دستیِ من
کہ از منتیت ہست ہستیِ من

تو اصلِ وجودی و من بندہ ام
نظر کن کہ پیشت سر افگندہ ام

دریں دہر نام ست گوید شعار
گرفتم مگر دامنت استوار

پئے حرمتِ خویش بندہ نواز
زباں را بدہ عجز دل را نیاز

دگر التجا از تو می خواستم
ترا خواستم ہم ترا خواستم

نہ از دل رود یاد گیسوئے تو
نہ بینم دریں دہر جز روئے تو

نہ در در روم در جہاں از ہوس
فرازم نہ دستِ طلب پیشِ کس

قناعت بدہ ساز آزاد کیش
مرا از کرم دار محتاجِ خویش

کجا ماند او گہت گرفتار آز
کشاید تحریص بندہ نواز

تسلیم سوم

اے ما من و معین و مددگار و چارہ ساز
پیشت سلام را بگذارم بصد نیاز

صد صد سلام مظہر شانِ الٰہ من
صد صد سلام وارثِ عالم پناہ من

صد صد سلامہا بحضورِ شہِ زمن
نورِ خدا و وارثِ میراثِ پنجتن

صد صد سلامہا زمنِ خستہ و ملول
اے مقتدائے خلقِ خدا وارثِ رسول

اے آفتابِ برجِ شرف صد سلامہا
اے نائبِ امیرِ نجف صد سلامہا

صد صد سلام ہا جگرِ بنتِ مصطفےٰ
واللہ تو نمونۂ اخلاقِ مجتبےٰ

اے سالکِ مقامِ رضا صد سلامہا
اے وارثِ شہیدِ وفا صد سلامہا

صد صد سلامہا دُرِ عمانِ عاشقی
صد صد سلامہا گلِ بستانِ عاشقی

خضرِ زبان و ہادیِ آفاق صد سلام
اے ناخدائے کشتیِ عشاق صد سلام

صد صد سلام ہا بہ ہزار اشتیاق دید
جلوہ نما کہ جانِ حزیں بر لبم رسید

شاہا فراق دیدۂ دبریم الغیاث
جور و جفائے خلق کشیدیم الغیاث

تسلیم چہارم

سلام اللہ مولائی کہ روئے حق نماداری
سراپا حسنِ محبوبی و شانِ مصطفےٰ داری

سلام اللہ اے نورِ حقیقت زینتِ عالم
دریں کثرت پئے حیلہ گرفتی صورتِ آدم

بگویم آشکارا مظہرِ ذاتِ نہاں ہستی
مگر چوں صورتے داری نشانِ بے نشاں ہستی

سلام اللہ اے خضرِ جہاں چوں رہبری کردی
دو بالا در زمانِ خویش نامِ حیدری کردی

شہِ کون و مکاں مقبولِ داور صد سلام اللہ
امامِ ہادی و سردار و سرور صد سلام اللہ

سلام اللہ اے فرماں روائے کشورِ خوبی
مرادِ خاطرِ عشاق و شمعِ بزمِ محبوبی

سلام اللہ اے عیسیٰ دوراں چارۂ سازِ من
ہزار عجز و نیاز آوردہ ام اے بے نیازِ من

نہ باغِ خلد میخواہم نہ حورانِ جناں خواہم
مگر نظارۂ روئے ترا اے جانِ جاں خواہم

پئے عز و جلالت وارثِ من و دینِ پناہِ من
بدہ مارا زکوۃ حسنِ خویش اے بادشاہِ من

گدائے کوئے تو او گھٹ لباسِ بے نوا دارد
ہمیں در دل تمنائے ہمیں بر لب صدا دارد

ندارم ذوقِ رندی نے خیالِ پاک دامانی
مرا دیوانۂ خود کن بہر رنگے کہ میدانی

تسلیم پنجم

السّلام اے مطلعِ انوارِ وحدت السّلام
السّلام اے پرتوِ مہرِ حقیقت السّلام

السّلام اے رکنِ ایماں باعثِ بہبودِ من
السّلام اے قبلۂ دیں کعبۂ مقصودِ من

السّلام اے یادگارِ فاتحِ بدر و حنین
مقتدائے اصفیا مقبولِ ربّ المشرقین

قطبِ عالم وارثِ دغوثِ مجدد السّلام
جانشینِ احمد و محمود و حامد السّلام

زیبِ عالم پرتوِ حسنِ رخِ نیکوئے تو
شد مشامِ اہلِ عرفاں تازہ از خوشبوئے تو

السّلام اے عالمِ علمِ حقائق السّلام
نکتہ سنج و واقفِ سرِّ دقائق السّلام

السّلام اے قافلہ سالارِ مستاں السّلام
السّلام اے ہادیِ بادہ پرستاں السّلام

صاحبِ تسلیم اکمل سالکِ صحرائے عشق
سرگروہِ بادہ نوشاں ساقیِ صہبائے عشق

السّلام اے باعثِ آرام و تسکیں السّلام
السلام اے صاحبِ احرامِ رنگیں السّلام

عاشقانِ امت و بے خود ساختی از چشمِ ناز
کردہ عالم را اسیر از حلقۂ زلفِ دراز

کشتگانِ خویش را از ہجر مضطر ساختی
چشم پوشی کردہ بر رخ نقاب انداختی

دیگر

اے مشک بیز عنبر فشاں پیک نسیم صبحدم — اے چارہ گر عیسیٰ نفس اے مونس بیمار غم
اے قاصد فرخندہ پی تجکو اسی گل کی قسم — ان نلمت یا ریح الصبا یوماً الی ارض حرم

بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

کہنا یہ پھر باد صبا یا شافع روز جزا — کوئی نہیں تیرے سوا غمخوار بد اعمال کا
گو لائق رحمت نہیں لیکن خدا کا واسطہ — یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ ارحم علی عصیاننا

مجبورۃ اعمالنا طغواً و بغواً الظلم

وہ مظہر ذات احد نور مبیں ظل خدا — فرش زمیں سے عرش تک شہرہ ہے جسکے نور کا
کیونکر نہ اس کو دیکھکر قدسی کہیں صل علیٰ — من وجہہ شمس الضحیٰ من خدہ بدر الدجیٰ

من ذاتہ نور الہدیٰ کفہ بحر الہمم

اے دستگیر بیکساں محبوب حق سلطان دیں — اے شافع یوم الجزا اے مقتدائے مرسلیں
ہم عاصیوں کا داور ہیں تیرے سوا کوئی نہیں — یا رحمۃ للعالمیں انت شفیع المذنبیں

ادرک لنا یوم الحزن فضلاً وجودہ بالکرم

آدم سے لے عیسیٰ نبی گو سب ہیں عالی مرتبت — لیکن شہ لولاک کی یہ شان ہے یہ منزلت
عالم کے ہیں فرمانروا زیر نگیں ہے شش جہت — قرآنہ برہاننا نسخاً لادیان مضت

اذ جاءنا احکامہ کل الصحف صار العدم

اِک وہ ہیں خوش تقدیر جو رہتے ہیں پر جبہ سا — کرتے ہیں صبح و شام وہ نظارہ اُس درگاہ کا
اِک ہم ہیں دور افتادہ اور یہ حال ہے احسرتا — اکباد نا مجروحۃ من سیف ہجر المصطفٰے

طوبیٰ لاہلِ بلدۃٍ فیہا النبی المحتشم

دیگر

بگذشت عمرے در غمش ناکام و دور افتادہ ام — آمد بلب جانِ حزیں در ہجر یار دلخشم
لطفے بحالِ خستگان دارم ز تو خشمِ کرم — ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم

بلغ سلامی روضۃً فیہا النبی المحترم

چوں بگذری باد صبا در بلدۃ خیر الورا — بر آستاں شاہ دیں گو زیں گدائے بینوا
دارم سیہ فردِ عمل گردم گناہِ ناسزا — یا مصطفٰے یا مجتبٰے ارحم علی عصیاننا

مجبورۃً اعمالنا طمعاً و ذنباً و الظلم

مضمون انشق القمر انگشت آں معجز نما — تفسیر مازاغ البصر توفیق چشمِ دلربا
قوسین مدح ابروش واللیل گیسوئے دوتا — من وجہہ شمس الضحیٰ من خندہ بدر الدجیٰ

من ذاتہ نور الہدیٰ من کفہ بحر الہمم

گر وارہائے ناسزا دارد مرا اندوہ نگیں — از زشتی اعمال من نالد کراماً کاتبیں
افتادہ ام بر درگہت بس منفعل بر سر زیں — یا رحمۃ للعالمیں انت شفیع المذنبیں

ادرک لنا یوم الحزن فضلاً و جوداً بالکرم

واللہ عجائب نسخۂ آیۂ قد بینت — چوں بنگرش باشد کسے الا قلوب قد قست

ایں مشعل راہ ہدیٰ ایں شمع بزم معرفت — قرآنہ برہانا نسخاً لادیان مضت

اذ جاءنا احکامہ کل الصحف صار العدم

تو خاتم پیغمبراں ذی فضل و عالی منزلت — تو آفتاب دین حق طٰہٰ یٰسین صفت

گشتند ساقط از عمل جملہ طرق پیش رہت — قرآنہ برہانا نسخاً لادیان مضت

اذ جاءنا احکامہ کل الصحف صار العدم

بیہودہ سر فکرے مکن اے چارہ گر بہر شفا — کے می پریرد چارہ درد کہ باشد لا دوا

عیسیٰ ندارد مرہمے زخم فراق یار را — اکبادنا مجروحۃ من سیف ہجر مصطفیٰ

طوبیٰ لاہل بلدۃ فیہا النبی المحتشم

اے سرور دنیا و دیں محبوب رب العالمیں — او گشت اسیر رنج و غم بر درگہت آمد حزیں

وارد ہمی در روز باں قول امام السجادیں — یا رحمۃ للعالمیں ادرک لزین العابدیں

محبوس ایدی الظالمیں فی الموکب المزدہم

دیگر

قیدی بنا کر لے چلے عابد کو جب اہل ستم — خیمے سے نکلے بیڑیاں پہنے امام دو چشم

یثرب کی جانب دیکھکر کہنے لگے با چشم نم — ان نلت یا ریح الصبا یوماً الی ارض الحرم

بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

اُس رحمتِ عالم کا میں دلبند ہوں بادِ صبا — کہتے ہیں جس کو سید الکونین فخر انبیا
رشکِ مہِ کنعان وہ محبوبِ حق نامِ خدا — من وجہہ شمس الضحیٰ من خندہ بدر الدجیٰ
من ذاتہ نور الہدیٰ من لفظہ بحر الہمم

اہلِ جفائے ظلم کا پہلو کوئی چھوڑا نہیں — برباد اہلبیت کا گھر کر چکے اعدائے دیں
ڈرتا ہوں پایۂ صبر میں لغزش نہ آجائے کہیں — یا رحمت اللعالمیں انت شفیع المذنبیں
ادرک لنا یوم الحزن فضلاً وجودٌ بالکرم

بطحا سے آئے کربلا صدمے اُٹھائے جانگزا — عباس سے دوری ہوئی اکبر ہوئے ہمسے جدا
تیرِ غم شبیر سے سینہ الگ زخمی ہوا — اکباد نا مجروحۃٌ من سیف ہجرِ مصطفےٰ
طوبیٰ لاہلِ بلدۃٍ فیہا النبی المحتشم

مقتل سے مجھ بیمار کو یوں لے چلے شامی لعیں — طوقِ گراں کے بار سے سر کو اُٹھا سکتا نہیں
زنجیر بھی ہے پاؤں میں حلقہ کئے ہیں اہلِ کیں — یا رحمت اللعالمیں ادرک لزین العابدیں
محبوس ایدی الظالمیں فی الموکبِ المزدحم

تمام شد

هُوَ اللّٰهُ الْوَارِثُ الْعَلِیُّ

شجرہ قادریہ وارثیہ

مجھ ایسے مجبور و ناتواں کا خدا ہے وارث خدا ہے وارث
غریب و مسکیں و پرگنہ کا شفیعؑ روزِ جزا ہے وارث

اسیرِ دامِ خطا ہوں لیکن علیؑ تو ہے دستگیر و حامی
بڑا بھروسہ یہی ہے اے دل کہ میرا مشکلکشا ہے وارث

یہی سہارا ہے دین و دنیا میں پار ہوگا ضرور بیڑا
مرا مددگار مجتبےٰ ہے شہیدؑ راہِ خدا ہے وارث

ستم رسیدہ غریب و سجادؑ زینت مسندِ امامت
خطاب جس کے ہیں یہ جہاں میں مرا وہ زین العباؑ ہے وارث

نصیر و ناصر معین و یاور ملے یہ قسمت سے مجکو رہبر
جو باقرؑ بے ریا ہے مولا تو جعفرؑ باصفا ہے وارث

امیرِ عالم امام کاظمؑ مرا مددگار و پیشوا ہے
شہید و سید شہ خراساں امام موسیٰ رضاؑ ہے وارث

جناب معروفؒ و سرِ سقطیؒ جنیدؒ و شبلیؒ ہیں میرے رہبر
جو عبدِ واحدؒ ہے میرا یاور تو یوسفِ طرطوسیؒ باصفا ہے وارث

ابوالحسنؒ بوسعیدؒ و غوثِ زماں مددگار و پیشوا ہیں

امیر رزاق[۱۸] شاہ دوراں مقیم راہِ رضا ہے وارث

محی[۱۹] دیں اور سید احمد[۲۰] ہیں دستگیر و معین میرے
مجھے ہے کیا ڈر جہاں میں سید علی[۲۱] سا اہلِ صفا ہی وارث

جو شیخ موسیٰ[۲۲] سا بندہ پرور ہے دستگیر اپنا اور یار و معین میرے
تو قطبِ عالم حسن[۲۳] ہیں حامی معین و حاجت روا ہی وارث

ابی عباس[۲۴] رہنما ہے بہاء دین[۲۵] پیشوا و مرشد
شہ محمد جلال[۲۶] اطہر فرید[۲۷] پیر ہدا ہے وارث

شہ ابراہیم[۲۸] شیخ ملتاں کا ہے بھروسہ مجھے جہاں میں
خلیل[۲۹] ثانی امام بھکر امان[۳۰] ظلِ خدا ہے وارث

ولی برق حسین[۳۱] مرشد شہ ہدایت[۳۲] صمد[۳۳] خداداں
امام و سردار عبد رزاق[۳۴] بانسوی مہتدا ہے وارث

ذبیح[۳۵] راہِ خدا کا ہمنام پیشوا ہے مرا جہاں میں
ولی و ابرار شاکر اللہ[۳۶] امام ہر دو سرا ہے وارث

نجات کیونکر نہ ہوگی میری نجات[۳۷] ہے دستگیر اپنا
امام و مخدوم شاخادم[۳۸] جہاں کا حاجت روا ہی وارث

جنابِ وارث[۳۹] کا یہ کرم ہے دکھائی کثرت میں شانِ وحدت
مرا یہ ایمان ہو نہ کیونکر کہ زیبِ ارض و سما ہے وارث

لحد میں پوچھیں گے جب نکیریں مجھ سے تصریحِ دین و ملت
خدا نے چاہا یہی کہوں گا وگمٹ خدا ہی وارث خدا ہی وارث

---

۵۱ تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول حضور انور محبوب خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم مزار اقدس

مدینہ منورہ ۵۲ ۲۱ - رمضان نجف اشرف مزار مولا حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۵۳ ۱۰ محرم
کربلائے معلےٰ امام حسین رضی اللہ عنہ ۵۴ ۹ شعبان مدینہ طیبہ امام زین العابدین ۵۵
۷ ذی الحجہ مدینہ منورہ امام باقرؒ ۵۶ ۱۲ ربیع الاول مدینہ طیبہ امام جعفرؒ ۵۷ ۵ رجب
بغداد شریف امام موسیٰ کاظمؒ ۵۸ ۲۱ رمضان خراسان امام موسیٰ رضاؒ ۵۹ ۲ محرم
بغداد خواجہ معروف کرخیؒ ۶۰ ۲۳ رمضان بغداد خواجہ سری سقطیؒ ۶۱ ۲۷ رجب خواجہ
جنید بغدادیؒ ۶۲ ۲۷ ذی الحجہ بغداد شیخ شبلی ۶۳ ۳ جمادی الثانی بغداد
شیخ عبدالواحد ۶۴ یکم ماہ محرم بغداد خواجہ ابوالفرح یوسف طرطوسی ۶۵ ۷ محرم
بغداد شیخ ابوالحسن علی ہنکاری ۶۶ ربیع الاول بغداد شیخ عبدالقادر جیلانی ۶۷ ۶ شوال
بغداد سید عبدالرزاق ۶۸ ۱۲ ذیقعد جیلان ۶۹ ۲۵ ذی الحجہ سید احمد ۷۰
۱۵ صفر سید علی ۷۱ ۲۱ شوال شاہ موسیٰ ۷۲ ۳۰ شعبان بغداد سید حسن ۷۳
۱۷ رجب ابوالعباس ۷۴ ۳ ربیع الاول بہاؤالدین ۷۵ ۲۰ رجب سید محمد
۷۶ ۷ شعبان شاہ جلال ۷۷ ۱۶ رمضان بیکر فرید بیکری ۷۸ ۱۴ رجب
ملتان ابراہیم ملتانی ۷۹ ۲۳ ذی الحجہ بیکر ابراہیم بیکری ۸۰ ۲ محرم شاہ امان اللہ
۸۱ ۷ محرم ملتان شاہ حسین خدانما ۸۲ ۶ جمادی الثانی کھاج شاہ ہدایت اللہ۔
۸۳ ۵ جمادی الاول احمد آباد گجرات شاہ عبدالصمد ۸۴ ۵ شوال بانسہ شریف
ضلع بارہ بنکی شاہ عبدالرزاق ۸۵ ۱۳ ذی الحجہ مولی ضلع بارہ بنکی شاہ اسمٰعیل ۸۶
۷ ذی الحجہ موضع سندولی شاہ شاکر اللہ ۸۷ ۵ شعبان قصبہ کرسی شاہ نجات اللہ۔
۸۸ ۱۴ صفر لکھنؤ گولا گنج خادم علی شاہؒ ۸۹ یکم صفر ۱۳۲۳ ہجری یوم جمعہ وقت ۴
بج کر ۱۵ منٹ علی الصباح مزار دیوہ شریف سیدنا حاجی حافظ وارث علی شاہ صاحب
قدس اللہ سرہٗ۔

هُوَ اللّٰهُ الوَارِثُ العَلِیُّ

شجرہ چشتیہ نظامیہ فخریہ

دوئی کا یہ پردہ اُٹھا میرے وارث
کہ وحدت کا جلوہ دکھا میرے وارث

میسر ہو عشقِ حبیبِ الٰہی
محمدؐ[1] کا شیدا بنا میرے وارث

مجھے دید ہو صورتِ حق نما کی
دکھا شکل شیرِ خدا[2] میرے وارث

حسن بصری[3] و عبد واحد[4] کا صدقہ
مجھے سیدھا رستہ بتا میرے وارث

فضیل[5] و ابراہیم[6] و حضرت حذیفہ[7]
رہیں یہ میرے پیشوا میرے وارث

ہبیرہ[8] و ممشاد[9] و اسحاق[10] شامی
معاون ہوں روزِ جزا میرے وارث

طفیلِ ابی احمد[11] و بو محمد[12]
میرے بخش جرم و خطا میرے وارث

پئے ناصر الدین[13] و مودود[14] یوسف
مرے اُجڑے دل کو بسا میرے وارث

طفیلِ شریف[15] اور عثمان[16] حق بیں
مے عشق مجکو پلا میرے وارث

پئے خواجہ ہند[17] اور قطب[18] دوران
مری بگڑی قسمت بنا میرے وارث

فرید[19] شکر گنج ذی شان کا صدقہ
مری بیکسی کو مٹا میرے وارث

طفیلِ نظام[20] حبیب الٰہی
لگی میرے دل کی بجھا میرے وارث

طفیلِ نصیر[21] چراغِ ہدایت
دکھا دے رُخِ حق نما میرے وارث

کمال[22] و سراج[23] خداداں کا صدقہ
مجھے راہ سیدھی بتا میرے وارث

طفیلِ علیم[24] اور محمود[25] راجن
میرا پار بیڑا لگا میرے وارث

جمال[26] اور محمود[27] و شاہ محمد[28]
رہیں یہ میرے رہنما میرے وارث

پے خواجہ یحییٰ[۳۰] کلیم[۳۱] خدا داں
مجھے اپنی باتیں سنا میرے وارث

نظام[۳۲] اور فخر[۳۳] جہاں کا تصدق
مرے دل میں کر اپنی جا میرے وارث

تصدق میں قطب[۳۴] و جمال ولی[۳۵] کے
میرے درد کی کر دوا میرے وارث

طفیل عباد[۳۶] اور شاہ[۳۷] بلند اب
مری دستگیری کو آ میرے وارث

پے شاہ خادم[۳۸] مجھے اپنا جلوہ
دکھا میرے وارث دکھا میرے وارث

تری دید سے سرور و جانِ عالم
مرے درد کی ہے دوا میرے وارث[۳۹]

ہے پژمردہ دل باغ فرقت میں شاہا
مرا غنچۂ دل کھلا میرے وارث

---

۱ رسالت پناہ حضور انور رسول خدا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ مزار اقدس مدینہ منورہ ۲ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۲۱ رمضان المبارک سنہ ۴۰ھ کو وفات ہوئی مزار اقدس نجف اشرف ۱۲ ۳ خواجہ حسن بصری یکم رجب سنہ ۱۱۰ھ وصال ہوا مزار شریف بصرہ ۱۲ ۴ خواجہ عبد الواحد بن زید ۲۷ صفر سنہ ۱۷۷ھ مزار شریف بصرہ ۱۲ ۵ خواجہ فضیل بن عیاض ۳ ربیع الاول سنہ ۱۸۷ھ کو وصال ہوا مزار مکہ معظمہ ۱۲ ۶ خواجہ ابراہیم بن ادہم ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۶۲ھ کو وفات مزار شام ۱۲ ۷ خواجہ سدید الدین حذیفہ مرعشی ۱۴ شوال سنہ ۲۰۲ھ کو وفات مزار بصرہ ۱۲ ۸ خواجہ امین الدین ہبیرہ ۱۸ شوال سنہ ۲۰۷ھ کو وفات مزار بصرہ ۱۲ ۹ خواجہ نصیر بخش ممشاد ۱۴ محرم سنہ ۲۹۹ھ کو وفات مزار ملک شام ۱۲ ۱۰ خواجہ ابو اسحاق شامی ۱۴ ربیع الآخر وفات سنہ ۳۲۹ھ مزار شام ۱۲ ۱۱ خواجہ ابی احمد یکم جمادی الثانی سنہ ۳۵۵ھ مزار شام ۱۲ ۱۲ خواجہ ناصر محمد یکم محرم سنہ ۴۲۰ھ وفات مزار چشت ۱۲ ۱۳ خواجہ ناصر الدین ۳ رجب سنہ ۴۵۵ھ مزار چشت ۱۲ ۱۴

خواجہ قطب الدین یکم رجب سنہ ۵۲۷ھ مزار چشت ۱۲ ۱۵ حاجی شریف ۱۰ رجب سنہ ۵۵۴ھ
مزار زندنہ حلقہ بخارا ۱۲ ۱۶ خواجہ عثمان ۵ شوال سنہ ۶۰۳ھ مزار مکہ معظمہ ۱۷ خواجہ معین الدین
اجمیری ۶ رجب سنہ ۶۲۲ھ مزار اجمیر شریف ۱۲ ۱۸ خواجہ قطب الدین ۱۴ ربیع الاول
سنہ ۶۳۳ھ مزار مہرولی پرانی دہلی ۱۹ بابا فرید الدین ۵ محرم سنہ ۶۲۴ھ مزار پاک پٹن ۱۲
۲۰ نظام الدین اولیاء ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۷۲۵ھ مزار دہلی ۲۱ نصیر الدین چراغ دہلی
۱۸ رمضان سنہ ۷۵۷ھ مزار دہلی ۲۲ کمال الدین ۲ ذیقعدہ مزار دہلی ۲۳ سراج الدین ۲۱
جمادی الاول سنہ ۷۶۳ھ مزار پاک پٹن ۲۴ علیم الدین ۲۶ صفر سنہ ھ مزار
۲۵ محمود راجن ۲۲ صفر مزار پاک پٹن ۲۶ جمال اللہ ۲ ذالحجہ سنہ ھ مزار احمد آباد گجرات
۲۷ محمود حسن محمد ۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۰۸۰ھ مزار ۲۸ خواجہ محمد ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۰۴۱ھ
مزار احمد آباد گجرات ۲۹ خواجہ یحییٰ ۲۷ صفر سنہ ۱۱۲۲ھ مزار مدینہ منورہ ۳۰ شاہ
کلیم اللہ ۲۴ ربیع الاول سنہ ۱۱۴۳ھ مزار دہلی ۳۱ شاہ نظام ۱۲ ذیقعدہ سنہ ۱۱۱۲ھ مزار
اورنگ آباد ۳۲ مولانا فخر الدین ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۱۹۹ھ مزار مہرولی پرانی دہلی ۳۳
قطب الدین مزار مدینہ منورہ ۳۴ جمال الدین ۱۳ ربیع الثانی ۳۵ شاہ عبداللہ ۷ رجب
سنہ ھ مزار ۳۶ بلند شاہ ۱۲ محرم سنہ ھ مزار ۳۷ خادم علیشاہ
۱۴ صفر سنہ ۱۲۵۳ھ مزار لکھنؤ ۳۸ سیدنا حاجی وارث علیشاہ صاحب یکم صفر سنہ ۱۳۲۳ھ مزار
اقدس دیوہ شریف ۴ بجے کرہ امسنٹ پر وصال ہوا

خادم الفقراء ادگھٹ شاہ وارثی بجھیر الیونی

تاریخ تعمیر خانقاہ

کرد تعمیر خانقاہ رفیع — صاحب دل فقیر حق آگاہ
گفت ہاتف برائے تاریخش — چہ بلند آستان ادگھٹ شاہ

۱۳۴۴ھ

ہوالوارث

از احقر کمتر خاکسار ابو نور وارثی سنبھلی معلم صاحبزادگان مسیح الملک ثانی معلم اوّل بہ ہمہ
دانی امام علماء ابدان عالیجناب حکیم محمد احمد خانصاحب رئیس اعظم دار السلطنۃ دہلی ادامہ اللہ
الوارث العلی الولی بفیضہ الجاری الخفی الجلی۔

لاکلام۔ کلام کلام طرۂ محبوب مقبول و مطبوع و مطبوع۔ حاشا و کلا
سلطان سخن۔ برہان سخن۔ جان سخن۔ ایمان سخن۔ مجمع دل ہائے پریشان بہ بہجت و رونق
بہزار زیبائی و رعنائی پریشان۔ آویزۂ جگر ہائے مومیائی طلب۔ آوازۂ فاذا فرغت فانصب
والی ربک فارغب بل ہو قرآن مجید فی لوح محفوظ۔

کہ خاطر ہر کہ دمہ من العرفاء الکاملین والاصفیاء الواصلین بروابط الفاظ و ضوابط
معانی محفوظ۔

وکیف لاکہ اشرف اخوۃ الطریقۃ نواب نوب منیب الحقیقۃ عین الوجود۔ وجود العین عرفان البراہین
والسلاطین سلطان العارفین اسوۃ الکاملین بغیر العیب والغین بتوحید باری عز اسمہ بہ زمزمہ حقیقت
اظہار عقیدۃ بما فی الضمیر و بالوثیقۃ بتوفیقہ۔ عقدہ لاینحل کشادہ بصد آب یاری تازگی و نوبہاری
مطبع جید برقی پریس رونق انطباع یافتہ۔ بقلوب چنان منطبع شدہ کہ روبرویش ہمہ سخن ہائے
لاابالی مرفوع۔ محسن بندہ حضرت حاجی اوگھٹ شاہ صاحب وارثی بچھرایونی۔ مددگار حال پریشانی
و زبونی مصنف منصف ہذہ الاشعار بقانون کلیۃ شعار کہ ذکرش بہ تلویح و تلمیح بہ بالا۔ چنان
مستغرق کہ خود نہ ماندہ بل ہو بہو بعین ذات مرشد بلا فرق پس ما ہو الا ذاتہ الاقدس و بہر ما
من نفوس ما مریدان اعلیٰ و انفس و مسمیٰ فرق کے آید ز اسمائے۔ دگر۔ فلا الٰہ الا اللہ و ما صدر من
اللہ فہو کلام اللہ پس گفتم مصرع کہ مخبر سال طبع است۔

فصیح بلیغ مبین اجید
۵۰ ۱۳ ھ